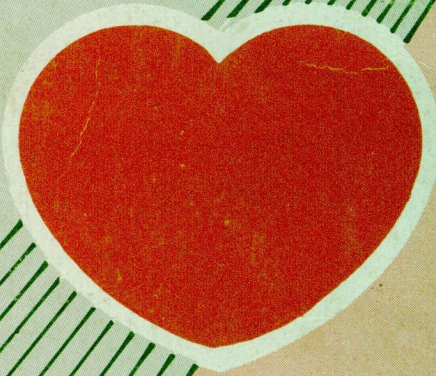




دل کے گے

زندگی کے



مصنف

مولانا عبدالشکور

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

مدرسہ تجوید القرآن رحمانیہ اہل حدیث راجستھان  
اسلامیہ پارک یونیورسٹی لاہور

ساح  
کردہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ  
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی اربعہ

معدت البریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

### تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے  
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی  
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے  
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ [KitaboSunnat@gmail.com](mailto:KitaboSunnat@gmail.com)

🌐 [www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

# اطاعتِ رسول ﷺ

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت رسول کی اطاعت کے درمیان ربط فرمادیا

جے جیسا کہ ارشاد ہے: **قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ** آل عمران: ۳۲

آپ فرمادیجئے اے محمد ﷺ کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔

۲۔ قرآن کریم نے اطاعت رسول کو عین اطاعت الہی قرار دیا ہے۔

**مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ** النساء: ۸۰

جو رسول اللہ ﷺ کا کہانے اس نے اللہ کا کہنا مانا

۳۔ جو کچھ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس لے کر آتے ہیں اس کی اتباع لازم

ضروری ہے۔ **وَمَا أَسَأَلُ الرَّسُولَ فَنُزِّلْهُ وَوَمَا نُنزِّلُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا** البقرہ

جو کچھ رسول ﷺ تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس بازو۔

۴۔ نیز قرآن کریم میں حکم آیا ہے کہ باہمی نزاع کی صورت میں قرآن وحدیث کی طرف

رجوع کرنا واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

**فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ**

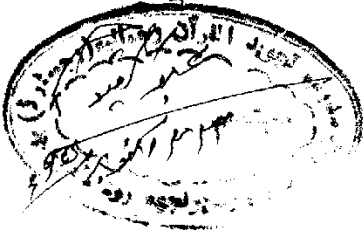
**كُنْتُمْ تَوَاقِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَ**

**أَحْسَنُ تَأْوِيلًا** (نساء: ۵۹)

اگر تم کسی بات میں جھگڑا کرو تو اس کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کریں

اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ یہ تمہارا حق میں بہتر اور اس کا انجام بہت اچھا ہے۔

برگے رولو



www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَّذِیْكَرَّ اللهُ تَطْمِیْنِ الْقُلُوْبِ (القرآن)

آگاہ رہو کہ اللہ کے ذکر سے اطمینان قلب نصیب ہوتا ہے

# دل کی زندگی

اے دل زندہ ڈر ہے کہ تو نہ کہیں مُردہ ہو جائے

کہ زندگی عبارت ہے تیرے جینے سے

تألیف

مسلم سکالر مولانا

عبداللہ دانش

(حال مقیم امریکہ)

جمہد حقوق محفوظ

طبع اول ————— دو ہزار ————— ۱۹۹۵ء ۱۴۱۶ھ

سرورق ————— عامر شہزاد  
ناشر ————— عبدالقتیوم ملک

طبع  
مہتمم جامعہ اسلامیہ کراچی  
۱۹۹۵ء  
۱۴۱۶ھ  
عبدالقتیوم ملک

مدرسہ تجوید القرآن رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اسلامیہ پارک - پونچھ روڈ - لاہور

# فہرست

صفحہ	عنوانات	نمبر شمار
۷	ابتدائی کلمات	۱
۱۵	دل کی زندگی	۲
۱۸	نیویارک کے ایئر پورٹ پر	۳
۲۱	محبت الہی	۴
۲۲	شیخ بدر الدین عینیؒ فرماتے ہیں۔	۵
۲۳	الاجذکر اللہ تطمئن القلوب	۶
۲۸	حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۷
۲۹	ایمان فرود جنگ یرموک	۸
۳۳	حب نبیؐ کی زندہ مثالیں	۹
۳۷	سیدہ خدیجہؓ کا فرمان	۱۰
۳۸	حضرت سہیل بن عبداللہ کا قول	۱۱
۳۹	آج کی تہذیب نو کے دانشور	۱۲
۴۰	حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا فتویٰ	۱۳
۴۱	ہر حلقہ یارانِ توبہ پریشم کی طرح زم	۱۴
۵۰	مومن سراپا محبت ہے	۱۵
۵۵	مسلمانوں میں مساک و مذہب	۱۶
۶۳	صفحہ یادداشت	۱۷

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ

اس سے بڑا وظیفہ کوئی نہیں ہو سکتا  
آیت کریمہ زیادہ سے زیادہ پڑھیں۔

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ

(گناہوں کو یاد کر کے ساتھ ساتھ اشک ندامت بھی بہائیں)

يَا اللَّهُ يَا رَحْمَانُ يَا رَحِيمُ يَا وَدُودُ يَا عَزِيْزُ

صبح و شام پڑھئے

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

کی تسبیح صبح و شام کیجئے۔

درود ابراہیمی نماز فجر اور مغرب کے بعد باقاعدگی سے ایک سو بار پڑھیں۔  
ہر وقت با وضو رہنے کی کوشش کریں اور گناہے بجانے شیطان کی کاموں سے  
بچیں کیونکہ پرہیز کے بغیر علاج موثر نہیں ہوتا۔ نیز کلام الہی کی توہین سے  
عذاب کا خطرہ رہتا ہے جو کسی شکل میں بھی اچانک آ سکتا ہے (اللہ محفوظ رکھے)



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## ابتدائی کلمات

محترم قارئین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرے اس سلام کے حوالے سے آپ نے جواباً وعلیکم السلام کہہ کر دعادی۔ اللہ خوش رکھے۔ یہ ہے اسلام کا نور! ایک وہ بھی میں گھٹے تو یا تے (Hi) جواب میں بھی یا تے (Hi) یا لڑکا ہو تو لڑکی کو اور لڑکی ہو تو لڑکے کو I Love You جنس زدہ لوگ ڈالر کی چکا چونڈا یہ امریکہ ہے۔ لیکن بس ہوس ناک نظریں۔ جنس زدہ لوگ ڈالر کی چکا چونڈا اخلاقی قدریں پامال، جس کی تمنا پاکستانی کرتا ہے۔ حالانکہ امریکہ اسے تیری کونسی کل سیدھی والی بات ہے۔

یہ باتیں پاکستانی مسلم سکالر جناب عبداللہ دانش جو آج کل امریکہ میں ہیں کر رہے تھے۔ مولانا ماموں کالج کی جامعہ سے فراغت کے بعد سکول میں تدریس کے فرائض انجام دیکر منصورہ میں بھی رہے۔ فوج میں خطابت کے فرائض انجام دیتے دیتے امریکہ جا پہنچے۔ ان کے مختلف سفر آئی دروس کیسٹوں کے ذریعے یورپ میں بھی اللہ کے فضل سے مقبول ہوئے ہیں۔ آپ بونی نے یو ایس اے (BONIFAY U.S.A.) کی مسجد المدینۃ میں خطابت کے فرائض آج کل اصلاح امت کے لئے انجام دے رہے ہیں ہمارے دوست حاجی عبداللہ کہنے لگے: دل لگتا تھا کہ جیسے پھیل کر لمبا ہو گیا ہے سورۃ یسین جسے رسول اللہ ﷺ نے قرآن کا دل فرمایا ہے۔

کی باقاعدہ سمجھ کر تلاوت کر کے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق اپنے  
 اوپر دم کر لیتا اور اللہ سے صحت مانگتا رہا۔ اب الحمد للہ دل نارمل حالت میں ہے  
 آج جس کو دیکھو پیسے کے پیار اور ڈالر دوں کی دوڑ میں نیز عورتوں کے  
 حصول کے لئے جھوٹ اور فریب کاری کا ملمع اوڑھے فکر آخرت کو فراموش  
 کر بیٹھا ہے۔ اکثر لوگ انجاننا، ہارٹ اٹیک، بلڈ پریشر، پلپی ٹیشن، سٹرن،  
 ڈیپریشن کا ذکر یوں کرتے ہیں جیسے نزلہ زکام ہو۔ بعض تو چنگے بھلے بیٹھے  
 میٹھے اچانک حرکت قلب بند ہوتے ہی اللہ ایللی ہوتے ہیں۔

نیک لوگ بھی محدود ذرائع روزگار کی وجہ سے حلال روزی میں پوری نہ  
 پڑنے سے اعصابی کھچاؤ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ وہ بے چارے نماز پڑھتے  
 ہیں، تو کیسویٰ حاصل نہیں ہوتی۔ وجہ علم سے بے بہرہ ہونا ہے۔

خزانوں والوں کی اکثریت کا حال بقول حفیظ جالندھری یہ ہے۔  
 مال خزانہ پاس ہے تیرے لیکن اطمینان نہیں  
 اطمینان کہاں سے آئے جب دل میں ایمان نہیں

قرآن میں رب کائنات نے بتایا ہے کہ

آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہوتے  
 ہیں۔ اس کی وجہ بھی اللہ نے سمجھا دی ہے کہ

”ابلیس اور اس کے چیلے چانٹے شیطان اور انسان لوگوں کے دلوں  
 میں وسوسے ڈالتے ہیں اور سرری سے کام لیتے ہیں (سورۃ الناس)“

شیطان ہے دل جو نور ایمان نہ ہے

دشمن ہے زبان جو در قرآن نہ ہے

کہتی ہے یہ ہسٹری باواز بلند تم کچھ نہ کہے اگر مسلمان نہ کہے  
 اے انسانو! یقیناً تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس موعظت  
 نصیحت (اپنی) اور سینوں کی شفا ہدایت اور رحمت نمودوں کے لئے فرما  
 دیجئے کہ یہ اللہ کے فضل (قرآن) اور اللہ کی رحمت (اسلام) سے ہے۔ پس انہیں  
 اتہائی خوش ہونا چاہئے کہ یہ اس سب سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔ ایونس ۵۷-۵۸

آپ کی ایک طویل دعا کی ابتدا میں اللہ سے یہ التجا ہے۔  
 اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا

اے اللہ میرے قلب میں نور پیدا کر۔ سابق بربری نے خوب کہا  
 الْعِلْمُ فِيهِ حَيَاتٌ لِلْقُلُوبِ، كَمَا تَحْيَا الْبِلَادُ إِذَا مَسَّهَا الْمَطَرُ  
 دلوں کے لئے علم میں اسی طرح زندگی ہے۔ جس طرح میز (برسنے)  
 سے زمین زندہ ہو جاتی ہے۔

وَالْعِلْمُ يَجْلِبُو الْعِيَّ عَنِ قَلْبٍ صَاحِبِهِ، كَمَا يَجْلِبِي سُودَ الظُّلْمَةِ الْقَمَرُ  
 اور علم دل کے اندھے پن کو اس طرح زائل کر دیتا ہے جس طرح چاند  
 ظلمت کی سیاہیوں کو زائل کر دیتا ہے۔

قبیلہ بنی جرش کی ایک عورت نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی دست  
 سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے دل کی تسکین اور اطمینان کے لئے دعا  
 کی درخواست کی۔ آپ نے مرثیہ کو فرمایا اپنا دہانا ہاتھ دل پر رکھ  
 اور اس کو دل پر ہتی رہ اور ساتھ ہی یہ دعا بھی پڑھتی رہ :

بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ دَوِّنِي بَدْوَاتِكَ، وَاسْفِنِي بِشِفَائِكَ  
 وَأَعْنِنِي بِفَضْلِكَ عَنِ سُوءِكَ وَالْحَدْرُ عَنِّي أَدَاكَ

مریضہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کو بڑا ہی تسکین قلب میں نافع پایا۔  
ابوسعیدؓ کے مطابق ایک شخص نے امراض سینہ کی شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا قرآن پڑھا کر کہ اللہ کا فرمان ہے۔

”قرآن شفاء لِمَا فِي الصُّدُورِ“

واحد بن اسقع کی روایت میں ہے کہ ایک شخص نے وجع حلق (گلا پھول جانے، بند ہو جانے، سوج جانے) کی شکایت کی تو آپؐ نے قرآن پڑھنے اور شہد چاٹنے کا حکم دیا۔ کیونکہ قرآن امراض سینہ کے لئے اکسیر ہے اور شہد ہر بیماری سے شفا ہے۔

قرآن مجید امراض روحانی جسمانی کے لئے اس لئے شفا ہے کہ ننگ شہد پیدا کرنے والے باطل عقیدے قرآن کو ایمان سے پڑھ کر سمجھنے اور عمل پیرا ہونے سے دور ہو جاتے ہیں۔

عالم باعمل جناب عبداللہ دانش نے کتاب میں مقدمہ قائم کر کے فیصلہ آپ پر چھوڑ دیا۔ یقیناً آپ کتاب شروع کریں گے تو پڑھے بغیر اللہ کے فضل سے نہیں رہ سکیں گے۔ لیکن اس کے نتائج کا حصول بھی ضروری ہے جو میں نے اخذ کر دیتے ہیں۔

مترم ملک عبدالقیوم نگران مدرسہ رحمانیہ اسلامیہ پارک لاہور نے یہ ذمہ دار ہی مجھے سونپی کہ نظر ثانی کے علاوہ ابتدائیہ بھی لکھوں۔ لہذا اللہ کی توفیق سے بندہ کا بھی اس میں عملاً حصہ شامل ہو گیا ہے۔  
لگے ہاتھوں میں بھی امریکہ کا ایک حوالہ پیش کر دوں۔

ماہنامہ حکایت اگست ۱۹۹۷ء میں ڈاکٹر نعمت علی نے عوارض دل ذکر الہی

کے عنوان سے ایک بڑا ہی پیارا مضمون حوالہ تحریر کیا تھا۔ جو میں نے کئی احباب کو پیش کیا۔ ایک جھلک ملاحظہ فرمائیے۔

” امریکہ کے ہارورڈ میڈیکل سکول کے غیر مسلم معروف ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹر پروفیسر ہربرٹ بنسن نے ہوسٹن میں ڈاکٹروں کی کانفرنس میں ایک نشانی کوڑے کے سب کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔ کہ دل کا کوئی مریض صبح و شام ۲۰،۲۰ منٹ اللہ کا ذکر کرے، تو افادہ محسوس کرے گا کیونکہ مسلمان جو ہر روز تلاوت قرآن کرتے ہیں اس سے ذہنی سکون ملتا ہے اعصاب پر دباؤ کم ہو جاتا ہے۔ اور اس سے دل ناگوار اور نقصان دہ بوجھ سے آزاد ہو جاتا ہے۔ جسمانی طور پر دل پر یہ اچھا اثر پڑتا ہے کہ اس کی شریانیں کھلتی ہیں اور دوران خون میں توازن پیدا ہو جاتا ہے۔“ ڈاکٹر ہربرٹ نے یہ بھی کہا دس سالہ تحقیق کے نتیجے میں کہ ”اللہ کے ذکر سے سر کی گرانی، سردرد اور کینسر کا درد بھی ختم یا بہت حد تک کم ہو جاتا ہے۔ صرف ذکر کرتے وقت توجہ اور یکسوئی کی ضرورت ہے۔“

آخر میں یہ بتانا ضروری ہے کہ ذکر الہی کے آداب پیش نظر رکھیں۔ روزی حلال کھائیں اور سچ بولیں۔ غیر عورتوں سے تعلقات اور ماں باپ کی نافرمانی سے بچیں۔ گناہ کبیرہ دین دُنیا تباہ کر دیتے ہیں۔ نماز، تلاوت قرآن با ترجمہ، سنت کے مطابق ذکر الہی اور صدقہ خیرات میں باقاعدگی اختیار کریں۔ اللہ مالک ہے۔ خیر فرماتے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سچ فرمایا اور حق فرمایا۔  
” بیشک ان دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے۔ جیسا کہ لوہے کو پانی

لگنے سے زنگ لگ جاتا ہے؟  
پوچھا گیا یا رسول اللہؐ اس کی صفائی کی کیا صورت ہے۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا

”موت کو اکثر یاد کرنا اور قرآن پاک کی تلاوت“

مسنون اذکار کے سلسلے میں ملک عبدالقیوم کے مذکورہ بالا پتہ پر  
پانچ روپے کے ڈاک ٹکٹ رڈاک نخرج کے لیے بھیج کر پیارے رسولؐ  
کی پیاری دعائیں منگو الیں۔

شرکاً جواب خیر ہو، کانٹوں کا بدلہ پھول

آقائے دو جہاں نے یہ سنجھے ہمیں اصول

بندہ نے اس ہفتہ عشرہ میں علالت کے دوران ہی بفضلہ قرآن کا  
یہ نور دیکھا، کشفائے کاملہ عاجلہ بھی نصیب ہو رہی ہے اور سکون قلب  
بھی بڑھ رہا ہے۔ ملکی مخدوش حالات اور آفات و بیات جو مشا عمل  
کا سبب ہیں کے پیش نظر ماہر القادری رحمۃ اللہ علیہ کی حمد کے ان اشعار پر  
اپنی تحریر سمیٹتا ہوں۔

پروردگار بھی ہے وہ کار ساز بھی ہے

خلاقِ دو جہاں ہے بندہ نواز بھی ہے

یہ وقت ہے دُعا کا ہاں انا م لے خدا کا

آنکھیں بھی نبینمی ہیں دل میں گداز بھی ہے

یہ ذوق و شوقِ طاعت ماہر تمہیں مبارک

یہ بھی خیال رکھنا، وہ بے نیاز بھی ہے

اللہ کریم سے دعا ہے کہ جناب عبداللہ دانش اور مدرسہ رحمانیہ کے طلبہ  
اساتذہ اور معاونین و ناظمین نیز بندہ سے یہ خدمت دین اخلاص سے  
قبول فرما کر جان، مال، عزت، آبرو، ایمان، ملک و ملت اسلامیہ کی سلامتی  
سے نوازے آمین۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد منزل حسن شیخ

۸ ربیع الاول ۱۴۱۶ھ

۳ اکتوبر ۱۹۹۵ء

۱۴ اصلاح الدین سٹریٹ

پونچھ روڈ لاہور

۵۴۵۰۰

عوام الناس کی بھلائی کے لیے:  
اس پبلٹ کو ملک کے کونے کونے میں پہنچانے کے لئے  
بھرپور تعاون فرمائیں۔ بنگرانے۔ - عبدالقیوم ملک  
مدرسہ تجوید الفتہ آں رحمانیہ سڑک الحدیث  
اسلامیہ پارک پونچھ روڈ لاہور فون: ۵۹۹۱۰۲





## دل کی زندگی

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں  
انسانی جسم کا ویسے تو ہر عضو نہایت قیمتی اور اہم ہے۔ لیکن دل کا مقام  
سب اعضائے انسانی میں بہت بلند ہے۔ شعرا و ادبا نے دل کے نہایت  
لطیف نقشے کھینچے ہیں۔

لولا الہوی لم ترق دمعاً علی طلل

ولا ارت لذکر البان والعلم (قصیدہ بردہ بقرہ)

نہ دل دیتا نہ ٹیلوں و ادویوں میں اسی طرح روتا نہ ذکر گل بدن و گلنار  
پر یوں مضطرب ہوتا۔

آج دلوں کی سرزمین استقدر بنجر ہو گئی ہے کہ جس میں کوئی روئیدگی، کوئی سبز  
کوئی مہر و وفا کی کوئیل تک نہیں چھوٹی۔ ہر فرد اس قدر اپنے دل کے ہاتھوں  
پریشان حال ہے کہ اس کے دل کی آہوں، سسکیوں کو، کوئی دوسرا انسان  
سننے کی صلاحیت سے محروم ہے۔

داغوں کی اپنے کیوں نہ کرے درد احتیاط

بہر باغبان کرے ہے گلستان کی احتیاط

انسانوں کی اکثریت کو اپنے گھر کے محدود ماحول سے لے کر، باہر کے  
وسیع ماحول تک دلی صدمے و افریں ہیں۔ غم تو ہر جگہ ملتا ہے۔ نفرت و  
کدورت کے چر کے قدم قدم پر لگ رہے ہیں۔

طیبت شفاۓ من عیون مریضۃ  
فکیف شفاۓ والطیب علیل

جس سے میں شفا کا طلبگار ہوا، وہ طبیب خود بیمار ہے، تو شفا کیسے  
نصیب ہوگی؟ وہ جو بیچتے تھے دوائے دل وہ دکان اپنی بڑھا گئے  
بلبل شیراز حضرت سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

دوست آل باشد کہ گیر دست دوست  
در پریشان حالی و در ماندگی  
غالب اپنی جگہ مرغ نیم بسمل کی طرح تڑپ رہے ہیں۔  
یہ کہاں کی دوستی ہے کہ بنے ہیں دوست ناصح  
کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی نمگساز ہوتا  
اس طرح اقبال نے کہا ہے۔

جو عقل کا غلام ہو وہ دل نہ کر قبول  
نعیم صدیقی الگ بے مہری پر پریشان ہیں۔  
موجدین کعبہ کی صفیں پھٹی پھٹی ہوتی  
مجتوں کی ڈوریاں سبھی کٹی کٹی ہوئی  
ایک فارسی شاعروں کو کہا ہے۔

زباں در ذکر، دل در مشکر خانہ  
چہ حاصل زیں منساز پنجگانہ  
کسی نے یوں بھی کہا ہے۔

ہر داغ ہے اس دل میں، بجز داغِ ندامت

کوئی منجھلا شاعر یہ بھی کہتا ہے۔

دل کی دنیا میں یوں چراغاں نہ کرو

موم کا شہر ہے پگھل جائے گا

ایک عربی شاعر عرمِ محبت کا اظہار ایسے بھی کرتا ہے۔

فتن و ل جبال الراسيات و قلبهم

عن الحب لا يخلو ولا يتزلزل

ترجمہ: مضبوط پہاڑ اپنی جگہ سے ہل سکتے ہیں۔ لیکن ان کے دل محبت سے خالی ہوتے ہیں نہ ان میں لرزش آتی ہے۔

مولانا آزاد رحمۃ اللہ علیہ اپنے دوست کو یہ شعر لکھ بھیجتے ہیں۔

اے غائب از نظر کہ شدی ہم نشین دل

می بینمت عیان و دعای فرستمت

اے میری نگاہوں سے غائب! تو میرے دل کا ہم نشین ہو گیا ہے

میں تجھے دل کے آئینے میں صاف دیکھ لیتا ہوں تجھے دعاؤں کے مخالف

بھیجتا ہوں۔ کوئی اپنے عشق کے لاعلاج ہونے پر کہتا ہے

تداویت من لیلی بلیلی عن الہوی

کما ابتداوی شراب الخمر بالخمر

میں نے لیلی کے عشق سے جان چھڑانے کے لئے لیلی سے علاج کر دیا

جیسے کوئی شرابی شراب کے مرض سے بچنے کے لئے شراب ہی سے علاج

کرتا ہے۔ تو شفا کیسے ممکن ہوگی؟

سعدیؒ نے یہ بھی کہا ہے :-

شنیدم کہ مردانِ راہِ خدا  
 دلِ دشمنانِ ہم نہ کروند تنگ  
 ترا کے میسر شود این مہتم  
 کہ باد و تسانتِ خلاف است جنگ  
 نیویارک کے ایئر پورٹ پر

راقم جب پہلی بار نیویارک ایئر پورٹ پر اترا، تو اترتے ہی یہ فقرہ نظر آیا I Love America یعنی میں امریکہ سے محبت رکھتا ہوں رفتہ رفتہ اس کے ماحول کا علم ہوتا گیا۔ تو یہ جلد ہر فرد کی زبان پر عام سنا جاتا ہے۔ I Love You میں آپ سے محبت کرتا ہوں یا کرتی ہوں۔ یہ تو فاعل پر منحصر ہے کہ مونث ہے یا مذکر ہے۔ جتنا Love کا لفظ زبان زد عام ہے اتنا ہی اس Love کی مٹی پلید ہو رہی ہے اس ظاہری دعوئے محبت کو کہیں قرار نصیب نہیں۔

بہت جلد گرل فرینڈ بوائے فرینڈ کے تعلقات استوار ہوتے ہیں ایک نے دوسرے کو دیکھتے ہی پسند کیا تو کہا Hi جو اب سنا Hi رہائے یہ علیہ کلام ہر ملنے والے کا ہے ایک کہے گا۔ I Love You دوسرا بھی یہی فقرہ دہرائے گا۔ I Love You بس تعلق بنا، جنسی خواہش ایک دوسرے سے پوری کی یہ تعلق چند لمحات سے لیکر چند دنوں، ہفتوں، مہینوں تک تو قائم رہتا ہے۔ سالوں تک محیط یہ تعلق کسی خوش قسمت جوڑے کو نصیب ہوتا ہے۔ سالوں تک تو سلسلہ بغیر نکاح کے چلتا ہے پھر نکاح و طلاق کے سلسلے

ہوتے ہیں۔

قدم قدم پر پیار اور قدم قدم پر طلاق یہ ہے جناب من: امریکہ جیسے جنگل کے جانور راہ چلتے اپنے جنسی جذبات کو تسکین دے کر گزر جاتے ہیں۔ پھر ٹی وی پر، بہر عاشق اپنے معشوق سے بے وفائی کے گلے کرتا ہے۔ اور روناروتا ہے۔ کوئی وفا نہیں، کہیں محبت میں استحکام نہیں ہے۔

ترے وعدے کو بت حیلہ جو

نہ قیام ہے نہ فساد ہے

مگر ہمارے مشرقی عوام کو، مغرب کی اتنی خوبیاں نظر آتی ہیں کہ بن دیکھے ہی امریکہ کے حسین خواب سینوں میں سمجھتے پھرتے ہیں۔

مستزم قارئین: امریکی تہذیب۔ دین و ملت کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے ہماری دُعا ہے کہ ہماری قوم اور وطن پاک کو اس ناپاک تہذیب کی ہوا تک نہ لگے۔

مکن ہے کہ توجس کو سمجھتا ہے بہاراں

اوروں کی تنگاہوں میں وہ موسم ہو خزاں کا

بطور بندہ مومن پاکیزہ اور پائیدار محبت کی خوبصورت راہنمائی ہمارے خالق نے اور پیغمبر اسلام نے کی ہے تھوڑا سا جائزہ اس کا بھی لیں۔ کیونکہ ہمارے ایسے دنیا و آخرت میں وہی فائدے مند ہے۔ ہمارے بھی سینوں میں دل اور دل میں جذبات محبت موجود ہیں زندگی ایک پھول ہے اور محبت اس کی ٹھاس ہے کوئی فرد بشر اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا۔

والف بین قلوبہم لوانفقت ما فی الارض جیعامالفت بین

قلوبہم ولكن الله الف بينهم“ (الانفال: ۴۳)

یعنی ”خدا نے رحیم نے مومنوں کے دل ایک دوسرے سے جوڑ دیئے تم روئے زمین کی ساری دولت بھی خرچ کر ڈالتے تو ان لوگوں کے دل نہ جوڑ سکتے تھے۔ مگر وہ اللہ ہی ہے جس نے ان لوگوں کے دل جوڑ دیئے؟“

مذکورہ قرآنی آیت نے یہی بات واضح کی ہے کہ اہل ایمان کے دلوں کو جوڑنے کے لیے محبت الہی کام دیتی ہے نہ کہ دولت۔ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ روئے زمین کے خزانے ٹا کر بھی، دلوں میں محبت کی جوت نہیں جگائی جاسکتی۔ جس طرح طاقت کا اصل سرچشمہ اللہ کی ذات ہے۔ اسی طرح محبت کا سرچشمہ بھی وہی ہے۔ وہی ارحم الراحمین ماں کے دل میں بچکے کی بے پناہ محبت ڈال دیتا ہے۔ پھر درجہ بدرجہ محبت باپ کی اولاد سے بھائی کی بھائی سے، زوجین کی باہمی کشش و الفت، دوستوں کی محبت لیڈروں کی محبت وغیرہ۔

لیکن ان تمام محبتوں سے بڑھ کر شعوری طور پر اپنے خالق سے محبت اس کے نبیؐ سے محبت اصل مقصود زندگی ہے۔

”انما وليكم الله ورسوله والذين امنوا الذين يقيمون الصلوات ويؤتون الزكوة وهم راکعون“

(المائدہ: ۵۵)

تمہارے دوست، اللہ، اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ مسلمان ہیں جو نماز پڑھتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے آگے عاجز بن کر رکوع کرتے ہیں۔

## محبت الہی

صحیح مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے جس کے چند جملے یہ ہیں۔  
فاذا قال العبد: "الحمد لله رب العالمين" قال الله تعالى حمدني عبدي.  
بندہ جب سورت الفاتحہ کا

پہلی آیت پڑھتا ہے تو اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف  
کی۔ واذا قال: "الرحمن الرحيم" قال الله: "أثنى علي عبدي". جب دوسری  
آیت پڑھتا ہے تو اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے میری ثنا کی۔ فاذا قال:  
"مالك يوم الدين" قال: "مجدي عبدي". جب تیسری آیت تلاوت کرتا  
ہے تو اللہ فرماتا ہے "میرے بندے نے میری بزرگی و عظمت بیان کی:

ایک اور حدیث تو یہ کہ سلسلے میں صحیح مسلم میں نقل ہوئی ہے کہ فرط جذبہ  
میں بندے کی زبان سے یہ جملہ ادا ہوتا ہے: "اللهم انت عبدي وانار بک  
یا اللہ تو میرا بندہ اور میں تیرا رب. حضورؐ فرماتے ہیں "أخطأ من شدّة الفرح"  
انتہائی خوشی کے عالم میں یہ کہہ جاتا ہے۔ لیکن دل کی گہرائیوں سے یاد اللہ  
کرتا ہے! اللہ اس کے ظاہری الفاظ کے بجائے، خلوص نیت پر خوش ہوتا ہے  
اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ ظاہری الفاظ کی درستی ضروری نہیں، بلکہ  
دوسری حدیث میں ارشاد ہوا کہ سخت نیند کے غلبے میں نماز نہ پڑھی جائے،  
نامعلوم غنودگی کے عالم میں نمازی کی زبان سے کیا کیا غلط فقرات سرزد ہوں مگر  
کسی خاص جذب و کیف میں آدمی کہہ گیا ہے تو اللہ نے اس کی قدر کی ہے۔

شیخ بدرالدین عینی فرماتے ہیں۔

اسباب محبت تین ہیں کمال، جمال، جو دو سخا

۱۔ کمال اللہ تعالیٰ اپنی صفات کے لحاظ سے کمالات کا حامل ہے۔ کوئی

خوبی ناقص نہیں ہے۔ اس کے کمالات کی کشش بندے کو گرویدہ کرتی ہے

۲۔ جمال کے لحاظ سے بھی وہ ذات انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔ یعنی اس جیسا کوئی

حسین و جمیل نہیں اس کا حسن و جمال بھی باعث محبت ہے۔

۳۔ جو دو سخا پر غور کریں ہم اس کی عطا کردہ نعمتوں کا شمار تک نہیں کر سکتے۔

نصر اللہ خان عزیز رحمۃ اللہ علیہ کس جگر سوزی سے دست بردو عا ہیں:-

مرے رنج و غم کی شکایتیں ترے حضور ہی لے خدا

کبھی آہ میں، کبھی اشک میں، کبھی تھپکے اور کبھی برلا

قتال النبئی

”ذاق طعم الإیمان من رضی باللہ رباً وبالاسلام دنیا

اس شخص نے ایمان کا شیریں مزہ پایا جو اللہ کے رب اور اسلام کے دین

ہونے پر راضی ہو گیا۔

رضائے الہی کی حلاوت اور سٹھاس تمام حلاوتوں سے بالاتر ہے۔ ہم بے نصیب مسلمان

اس سٹھاس سے اپنے دل خالی کر بیٹھے۔ ہمارے ظرف اوندھے ہو گئے۔ کہاں سے

محبت الہی کی حلاوت نصیب ہوگی؟ اسکی فکر بہت ضروری ہے۔ یہ غذا کلام اللہ

تو بہت دینا پڑھتی ہے۔ جب قرآن کریم کو دل کی دھڑکنوں میں آمارا جائے گا

تو حب الہی کی سرسبز شاخیں، گونپلیں، گلگیاں پر بہا رکھل جائیں گی۔ اللہ یہ ہمارے



نصیب کرے۔ امین!

الابدك اللہ تطمئن القلوب (۱۳ - ۲۸)

آگاہ رہو! ذکر الہی سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔  
(PEACE OF MIND) ذہنی سکون کی تلاش میں، بعض لوگ مک مک پھرتے ہیں۔ وہ قلبی سکون سے محروم ہیں۔ اطمینان قلب تو بظاہر نماز روزہ کرنے والوں کو بھی کم ہی میسر آتا ہے جب کہ وہ ذکر الہی کے ظاہری تقاضے پورے کر رہے ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ دراصل یہ ہے کہ حب الہی کے ساتھ ساتھ اور بہت سی چیزوں کی محبت دلوں میں حسین بتوں کی شکل میں سجائی ہوتی ہے۔ جیسے ایک نیام میں دو تلواریں نہیں سما سکتیں۔ اسی طرح دل میں حب الہی اور حب دنیا جمع نہیں رہ سکتیں۔ یہ دونوں چیزیں آپس میں متضاد ہیں۔

جو میں سر بسجود ہوا کبھی تو زمیں سے آنے لگی صدا  
ترا دل تو بے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں (اقبال)  
امام حسنؑ بصری فرماتے ہیں۔

دنیا و آخرت کی مثال مشرق و مغرب کی سی ہے۔ ان دونوں کے درمیان کوئی آدمی اگر مشرق کو سفر کرے گا تو مغرب دور ہوتی جائے گی۔ اگر مغرب کی جانب سفر کرے گا تو مشرق دور ہو جائیگی۔

ایک صحابیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:  
حضور! ایسا عمل بتائیں کہ اللہ اور بندگان خدا مجھ سے پیار کرنے لگیں۔  
آپ نے فرمایا۔

”ازھدنی الدنیا یحبک اللہ“

دنیا سے بے نیاز ہو جا اللہ تجھ سے پیار کرے گا۔ وازہد فیما  
 عند الناس یجک الناس " لوگوں کی جیبوں اور ہاتھوں کی طرف للچائی ہوئی  
 نظروں سے نہ دیکھ تجھے لوگ محبت کریں گے۔ (ابن ماجہ)  
 بس ایک ہی لفظ کہ زاہد بن جا۔ اسی کو استغنا کہتے ہیں۔  
 حضورؐ نے فرمایا: "الغنی غنی النفس"  
 استغنا کی شان اور مقام دل ہے۔

ہملے ماحول میں زاہد سے سمجھتے ہیں۔ جس کے چہرے کی ہوا تیاں اڑتی ہوئی  
 ہوں۔ تارک دنیا ہو میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوں، کسی گندی کتیا میں بسیرا ہو،  
 کسی سے سیدھے منہ بات نہ کرے، خلوت نشین ہو۔ حالانکہ ارشاد نبویؐ ہے  
 کہ دل غیر اللہ سے بے نیاز ہو جائے۔

کہ پایا میں نے استغنا میں مزاجِ مسلمانی

یہ استغنائے قلب جسے نصیب ہو جائے چاہے امیر ہو یا غریب ہو،  
 اعلیٰ تعلیم یافتہ ہو، ان پڑھ ہو، جوان ہو، بوڑھا ہو، مرد ہو، عورت ہو۔ اس  
 کے دل میں حب الہی کا بیج ثمر بار ہو گا۔

چاہے اسے عبادت و ریاضت، مراحل چلہ کشی کا کوئی موقع ہی نہ ملا ہو،  
 تنہم حب الہی اس کے دل کی زرخیز زمین کو مالامال کر دے گا۔ پھر دربارِ فرعون  
 کی نیرنگیاں اور دلفریبیاں، فرعون کا جبر و قہر ایسے مومن کے ایمان کو اس  
 کے دلی اطمینان کو، ذرا بھی جنبش نہیں دے سکتے۔ خواہ اسے سولی پر لٹکانے  
 کا حکم مل جائے۔ تب بھی بر ملا کہے گا

"فاقص ما انت قاض" (۲: ۱۶) تو جو کچھ کرنا چاہے کر لے

اب مجھے اللہ کی محبت کے سوا کسی کی پروا نہیں ہے۔

ہم شہر پر زخوباں منم و خیال ما ہے  
چہ کنم کہ نفس "حق جو" نہ کند بہ کس نگاہے  
اٹھی نہیں نگاہ کسی اور کی طرف  
پابند کر گئی ہے کسی کی نظر مجھے

یہ مقام بلند اسی وقت نصیب ہو گیا جب بندہ مومن کے دل سے جب دنیا  
رضعت ہوتی اور حب الہی نے دل کو اطمینان و سکون سے بھر دیا۔

اسے شیخ بہت اچھی مکتب کی فضا لیکن

بنتی ہے بیاباں میں فاروقیؓ و سلمانؓ (اقبالؓ)

حجۃ الاسلام امام غزالیؒ اگرچہ ذکر حدیث رسولؐ میں محدثین کی طرح محتاط  
نہیں ہیں مگر کچھ ایسی اثر آفرین چیزیں لکھ جاتے ہیں کہ روح کو سرور ملتا ہے۔  
"احیاء العلوم" جلد دوم میں روایت ہے۔

جنگ تبوک کی تیاری میں گھر کا سارا سامان حضرت ابوبکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ نے  
حضورؐ کی خدمت میں پیش کر کے، خود خستہ سے کپل میں ملبوس ہوئے جس کے  
دامن کو کانٹوں سے ٹانگ رکھا تھا۔ مسجد نبویؐ میں حضورؐ کے پاس بیٹھے تھے  
کہ جبریلؑ نے سلام عرض کیا اور کہا۔

یا رسول اللہ! میں ابوبکرؓ کو کپل میں لپٹا ہوا دیکھ رہا ہوں کیا بات ہے؟  
آپؐ نے فرمایا۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ سے قبل اپنا سارا مال مجھ پر خرچ کر ڈالا ہے۔

جبریلؑ نے کہا: انہیں اللہ کی طرف سے سلام پیش کر کے کہیں۔  
 کہ "تیرا رب لے ابو بکر: پوچھتا ہے: تم اپنی اس فقیری میں مجھ سے راضی  
 ہو یا ناراض؟"

یہ سن کر ابو بکر رضی اللہ عنہ روئے اور عرض کیا:  
 "جہلا میں اپنے رب سے ناراض ہوں گا؟ میں اپنے رب سے راضی ہوں"  
 مسلمان تو ہم بھی ہیں ذرا اپنا جائزہ تو لیں۔

ابھی ترگریاں نہیں آنسوؤں سے  
 ابھی زندگی مسکرائی نہیں ہے  
 ابھی ساز دل زخم نا آشنا ہے  
 محبت ابھی گنگنائی نہیں ہے  
 ابھی سوز دل شعلہ سامان نہیں ہے  
 ابھی آگ گھر کو لگائی نہیں ہے

دیکھئے کس قدر شان استغنا صدیق اکبر کو نصیب ہے!  
 لہذا انہیں کے نقش پا پر چلنے سے دلوں کو سکون میسر ہو گا۔  
 لیکن دورِ حاضر میں مادہ پرستی نے اکثریت کو دولت کا پجاری بنا دیا ہے۔  
 جس کا نتیجہ دلوں کی بے اطمینانی ہے۔

حصول سکون کے لیے بجائے صحت افزا ذکر الہی کے، نشہ آور چیزیں استعمال  
 ہو رہی ہیں۔

راتوں کو فطری میند غائب ہونے پر خواب آورد و ایں استعمال کر کے مصنوعی  
 طریقے سے میند کا سامان ہو رہا ہے۔

بجلی کی تیز روشنیوں نے رات کے ستاروں کی جھللاہٹ اور چاند کے نظاروں سے محروم کر دیا ہے۔

ٹیلیوژن نے اہل ایمان کا ناٹم ٹیبل ایسا ٹیپٹ کیا کہ نہ نماز عشا باجماعت مقدر ہوتی ہے نہ مسنون طریقے سے نماز عشا کے فوراً بعد سونا قسمت میں ہے۔ نہ وقت سحر بیداری کی توفیق رہی۔

شب کی آپس بھی گئیں صبح کے نالے بھی گئے  
شکوہ یہ ہے کہ قلبی سکون میسر نہیں۔

قال النبی (صلی اللہ علیہ وسلم): من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ

حضورؐ نے فرمایا:

جو کوئی اللہ کی ملاقات کا آرزو مند ہوگا اللہ کو اس سے ملنے کی چاہت ہوگی جو اللہ سے مناسبت نہیں کرے گا اللہ اس کی ملاقات ناپسند کرے گا۔ (اصحا)  
یہ تجربہ تو دنیا میں ہمیں عام ہوتا ہے۔ کسی دوست نے کسی دوست کا قرض ہی دینا ہو تو ملنے سے حجاب رہتا۔ پھر جب وعدہ پر نہ دیا جائے تو اور شرم محسوس ہوتی۔ دوست کے سامنے جانے سے شرمندگی ہوتی ہے۔ آدمی ملاقات سے گریزاں رہتا ہے۔

اسی طرح اگر اللہ کے ساتھ بندے کا معاملہ صاف نہیں ہے بلکہ خدا کا چور ہے تو کس مزہ سے سامنے جائے گا۔ نری شرمساری ہے۔ ایک دوسرا شخص جس نے اللہ کی فرمانبرداری میں زندگی گزار لی۔ نیکیوں کے انبار اور ذخیرے آخرت میں بھیجے نہ وہ اللہ کے حقوق کا مفروض ہے نہ کسی بندے

کے حقوق کا مقروض ہے۔ صاف صاف معاملہ ہے۔ اس کا دل تو ہر وقت چاہے گا کہ میں خوشی خوشی اپنے خالق سے جا ملوں۔ اسے کوئی حجاب نہیں۔ کوئی رکاوٹ نہیں۔ کوئی شرمساری نہیں۔ دل کا آئینہ صاف ہے تو ڈر کس چیز کا؟

## حب رسول ﷺ

خالق کی محبت دل میں جاگزیں ہو تو پھر اس کے رسولؐ کی محبت بھی ضروری ہے۔ جس کی راہنمائی ذریعہ ہے اللہ تک رسائی کا۔

”النبي اولى بالعمومين من انفسهم“ (۶: ۲۱ الاحزاب)  
بلاشبہ نبی تو اہل ایمان کے لیے انکی اپنی ذات پر مقدم ہے۔

صحیح بخاری میں ہے :-

حضرت عمرؓ نے کہا:

يا رسول الله! صلى الله عليه وسلم

”والله لانت أحب إلى من كل شئ إلا من نفسي“

اللہ کی قسم: میری جان کے علاوہ آپؐ مجھے ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔  
فرمایا: لا ”یا عمر: ”حتی اكون أحب إليك من نفسك“ نہیں عمرؓ!

جب تک کہ میں تجھے تیری جان سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔

پھر عمرؓ نے کہا: واللہ! آپؐ مجھے میری جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔

آپؐ نے فرمایا:

”آلان یا عمر“ عمرؓ: اب ایمان کا لطف آیا ہے۔

غازی علم الدین شہیدؒ ایک ترکھان کا نوجوان بیٹا نہ کسی یونیورسٹی سے

پی ایچ ڈی کیا۔ نہ کسی دارالعلوم سے فارغ التحصیل ہوا۔ جوہی اسے گستاخ رسولؐ کی کتاب ”رنگیلا رسول“ کا علم ہوا۔ اس نوجوان کا خون کھول اٹھا۔ اسے کھانا پینا بھول گیا۔ اس کے دل میں حب رسولؐ سے لبریز ایمان نے جوش مارا۔ دن رات اسی دھن میں مضطرب ہے۔ کہ اس شانم رسولؐ کو کیسے واصل جہنم کرے؟ بالآخر اپنے ایمان اعلیٰ کی بدولت اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر پورے قلبی اطمینان کے ساتھ ہنسی خوشی پھانسی پر لٹک گیا۔ اس غلیم شہادت پر فلسفہ کا پی ایچ ڈی اقبالؒ حسرت سے کہہ اٹھتا ہے۔

ترکمان دامنہ اسٹے ساریں تو بازی لے گیا تے اسپں ویکھ جسے ای رہ گئے

عشق بڑھتا رہا سوتے دار در سن زخم کھاتا ہوا مسکراتا ہوا

راستہ ردکتے رکتے تھک گئے (زندگی کے بدلتے ہوئے زاویے)

آج پاکستان کے ارباب اقتدار کہتے ہیں کہ ہمیں ملاؤں کا اسلام نہیں چاہیے ہم قائد اعظمؒ اور اقبالؒ کا اسلام چاہتے ہیں۔ ہم تو کہتے ہیں اللہ تمہیں اقبالؒ اور غازی علم الدینؒ والا اسلام ہیج نصیب کرے۔ آپ تو ان کے نظریات کے خلاف شانم رسولؐ کا بنا بنا یا قانون منسوخ کر رہے ہیں۔ کیا یہی اقبالؒ کا مذہب ہے؟

حق سے اگر غرض ہے تو زیبا ہے کیا یہ بات

اسلام کا محاسبہ، یورپ سے درگزر (اقبالؒ)

جناب اقبالؒ نے ”بانگ درا“ میں جنگ یرموک کا ایک واقعہ نظم

کیا ہے۔ نہایت ایمان افزو ہے۔

صف بستہ تھے عربکے جوانان تیغ بند تھی منظر حسنا کی عروس زمین شام

اک نوجوان صورت سیاب مضطرب  
 اے بوعبیدہ! رخصت پیکار کے مجھے  
 بیتاب ہو رہا ہوں فراق رسولؐ میں  
 جاتا ہوں میں حضورؐ رسالت پناہ میں  
 یہ ذوق و شوق دیکھ کے پرہم ہوئی وہ آنکھ  
 بولا امیر فوج کہ وہ نوجوان ہے تو  
 پوری کرے خدائے محمدؐ تری مراد  
 پہنچے جو بارگاہ رسولؐ امین میں تو  
 ہم پر کرم کیا ہے خدائے غیور نے

قاضی عیاضؒ نے "الشفاء" میں لکھا ہے۔

ایک رات حضرت عمرؓ اپنے دور خلافت میں رعایا کی خبر گیری کے لیے گشت  
 کرتے کرتے ایک گھر کے پاس سے گزرے جس میں ٹمٹاتا ہوا چراغ جل رہا  
 تھا۔ اندر ایک بڑھیا اون دھنک رہی تھی۔ ساتھ ساتھ محبت رسولؐ کا ترانہ  
 نہایت جوش و خروش سے گارہی تھی۔

علی محمد صلوات الابرار

صلی علیہ الطیبون الاحیاء

قد کنت قواما بکاء بالاکار

یالیت شعری والمنا یا اطوار

هل یجمعنی و جیبی الدار

یعنی محمدؐ پر ابرار اور نیک لوگوں کے درود نازل ہوں۔



پاکیزہ پسندیدہ لوگ آپ پر درود بھیجتے رہیں۔  
 آپؐ تو ہمیشہ شب بیداری کرنے والے۔ بوقت سحر خشیت الہی سے آہ بکا  
 کرنے والے تھے۔

موتیں تو بہتیری آتی رہتی ہیں۔

کاش: مجھے معلوم ہو جاتا کہ

میرے مرنے کے بعد میرے حبیب و محبوب سے ملاقات ہو جاتی اور  
 زیارت نصیب ہوتی۔

یہ ترانہ محبت سن کر حضرت عمرؓ کے قدم وہیں رک گئے۔ دل گرفتہ ہو کر  
 بیٹھ گئے بہت دیر تک یا رسولؐ میں روتے رہے۔ کئی روز تک ان دل گداز  
 اشعار سے پیار پڑے رہے۔

حضورؐ کی نعش مبارک صحابہ کرامؓ دفن کر کے فارغ ہوئے تو تمام صحابہؓ  
 کے دلوں میں حزن و ملال نے ڈیرے ڈال دیئے۔

خادم رسولؐ حضرت انسؓ سے دختر رسولؐ فاطمہؓ بتول نے پوچھا۔

یا انس: أطابت أنفسکم ان تحشوا علی رسول اللہ (صلی اللہ  
 علیہ وسلم) التراب؟

انسؓ: کس جو صلے سے حضورؐ اقدس کے جسد مبارک پر مٹی ڈال کر آئے ہو؟  
 جب نبیؐ کے پرانے و فرزانے حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔

لما قبض رسول اللہ اظلمت المدينة حتی لم یبصر بعضنا إلى  
 بعض وكان أحدنا يبسط يده فلا يراها - اولا يبصرها - وما فرغنا  
 من دفنه حتى أنكرنا قلوبنا (بہتھی)

جس روز حضور فوت ہوئے مدینہ پر غموں کے بادل چھا گئے تھے۔ صدمے کی وجہ سے ہمیں کچھ سمجھائی نہیں دیتا تھا۔ آپ کو دفن کیا لیکن دنوں کو اعتبار نہ آتا ابو سعید خدری کہتے ہیں: لما دخل رسول الله المدينة أضاء منها كل شيئ  
جس روز حضور ہجرت کر کے مدینہ میں داخل ہوئے تھے۔ شہر کی ہر چیز جگمگا اٹھی تھی۔

فلما كان الميوم الذي مات فيه أظلم منها كل شيئ۔  
جس روز وفات شریف ہوئی شہر کی ہر چیز پر تاریکی چھا گئی تھی۔

وفات النبىؐ کے بعد ایک دن انسؓ نے بتایا کہ حضورؐ ایک روز ام ایمنؓ کے گھر تشریف لے گئے تھے میں بھی ساتھ ہو گیا۔ اس خاتون نے مشروب پیش کیا مگر آپؐ روزے سے تھے۔ آپؐ نے ایسی خوش کن بات کی کہ ام ایمنؓ (حضورؐ کی رضاعی ماں) کو ہنسا دیا۔  
یہ واقعہ سن کر ابو بکرؓ و عمرؓ نے کہا:

انسؓ! ہمارے ساتھ چلو ہم اس خاتون کی زیارت کرتے ہیں جب ہم اس کے ہاں پہنچے تو وہ پھوٹ کر رونے لگی۔

ابو بکرؓ و عمرؓ نے کہا: کس لئے روتی ہو؟ حضورؐ کے لیے اللہ کے پاس اس دنیا سے بہتر نعمتیں ہیں، خاتون نے کہا: بالکل مجھے علم ہے کہ اللہ کے ہاں دنیا سے بہت بہتر انعام ہیں، مگر میں تو اس صدمے سے وتی ہوں کہ ان السوحى القطع من السماء (البدایہ والنہایہ)  
حضورؐ کے جانے کے بعد آسمانوں سے وحی آنا بند ہو گئی ہے۔  
یہ بات سن کر شیخینؓ بھی رونے لگے۔

## یہ حب نبی ﷺ کی زندہ مثالیں

پر وائے کو چراغ ہے ببل کو پھول بس

صدیقِ رضاکے لئے ہے خدا کا رسولؐ بس

حبیبؐ بن زید الانصاری گرفتار ہو کر سیلہ کذاب رچھوٹے مدعی نبوت

کے پاس لائے گئے۔ سیلہ پوچھتا ہے:

أَتَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ؟

کیا تو گواہی دیتا ہے کہ محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں؟

فیقول نعم: حبیبؐ کہتے ہاں، محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں۔

پھر وہ ظالم پوچھتا ہے: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ

کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسولؐ ہوں؟

حبیبؐ جواب میں کہتے: لَا أَسْمَعُ مَجْهَرِي بِرَبِّكَ سَائِي سَائِي دیتی۔

فلم يزل يقطعها إر بآر بآ،

وہ ظالم حبیبؐ کے جسم کا ایک ایک جوڑ کاٹتا گیا۔ اپنی جھوٹی نبوت کا اقرار

کروانے کے لئے۔

وهو ثابت على ذلك -

لیکن حبیبؐ نے ایک ایک جوڑ کٹوا کر بھی، محمدؐ رسولؐ اللہ کی گواہی دی اور

اپنی جان کا نذرانہ بطور شہادت اللہ کے سپرد کر دیا (ابن کثیر)

نہ جب تک کٹ مروں خواجہ بیثرب کی عزت پر

خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان جو نہیں سکنا

ہم جو پھڑپھڑے عاشق رسولؐ، نرے دودھ پینے والے مجنوں، جن کا گزارہ صرف چرب زبانی پر ہے۔

آرام کرسی پر پڑا نعستیں اگر فسرہ ماؤں گا  
اس بارگاہ پاک میں کیا منہ لے کے جاؤں گا (آسی منہائی)  
حقیقی عشق رسولؐ حبیبؑ والا اللہ سے مانگتے۔

جو جان چاہو تو جان لے لو جو مال مانگو تو مال دیں گے  
مگر یہ ہم سے نہ ہو سکے گا کہ نبیؐ کا جاہ و جلال میں گے  
حب رسولؐ میں شیر دل ہونا پڑے گا۔ بزود راہ عزیمت پر چلنے کی ہمت  
سے عاری ہوتے ہیں۔

وتجنب الاسود ورودماء  
اذا كان الكلاب ولعن فيه  
جس پانی کے گھاٹ پر کتے تک مار جائیں شیر و ہاں سے پانی نہیں پیا کرتے  
یہ شیروں کی شان کے خلاف بات ہے۔

عن عائشہ (رضی اللہ عنہا) قالت:

جاء رجل إلى النبي (صلى الله عليه وسلم)

فقال: يا رسول الله

إنك لا أحب إلى من نفسي وأحب إلى من اهلي وأحب إلى من  
ولدي، واني لاكون في البيت فاذكرك فما أصبر حتى آتيك فأنظر إليك  
ستیدہ عائشہؓ نے بیان کیا کہ  
ایک آدمی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ کہنے لگا:

”حضور آپ کی ذات مجھے میری جان، میری بیوی، میرے بچوں سے زیادہ محبوب ہے۔ میرے گھر میں جب آپ کا ذکر خیر ہوتا ہے تو آپ کے شوق زیارت میں بے صبر ہو جاتا ہوں۔ فوراً آپ کو دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہوں۔“

وإذا ذكرت موتی وموتک عرفت أنك إذا دخلت الجنة رفعت مع النبيين، وإن دخلت الجنة خشيت أن لا أراك فلم يرد عليه النبي (صلى الله عليه وسلم) حتى نزلت عليه:

ومن يطع الله والرسول فأولئك مع الذين أنعم الله عليهم من النبيين والصدقيين والشهداء والصالحين وحسن أولئك رفيقا۔  
(۶۹:۵)

جب مجھے اپنی اور آپ کی موت یاد آتی ہے دوسری روایت میں فکرت فیہ، میں پریشان ہو جاتا ہوں کہ آپ جنت میں داخل ہونے کے بعد انبیاء کے ساتھ اعلیٰ منازل میں تہنگے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ میں جنت میں آپ کی زیارتوں سے محروم نہ ہو جاؤں۔ (جیسا کہ ہمارے M.P.A.S، M.N.A.S صرف انتخابی مہم میں غریبوں سے مکارانہ منافقتے تک کر گذرتے ہیں اور منتخب ہونے کے بعد اسپیلیوں میں پہنچ کر تو کون؟ اور میں کون؟ ہو جاتے ہیں۔

حضور یہ بات سن کر خاموش ہو گئے تو جبریل وحی لے آئے۔ جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کریں گے (یعنی زبانی محبت نہیں بلکہ عملی محبت) وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء اور صدیقیین اور شہداء اور صالحین۔ کیسے اچھے ہیں یہ رفیق جو کسی کو میسر آئیں! یہ آیت صاف اشارہ دے رہی ہے کہ جیسے اہل جنت کا ہفتہ وار جشن زیارت الہی (جموعہ کے دن) ہوا کرے گا۔ ویسے ہی حضور کے شہدائیوں کو

زیارت نبویؐ کے حسین مواقع بلا تردد حاصل ہوں گے۔ حضورؐ سے ملاقاتیں مصافحے معانقے اہل جنت کر کے آنکھوں کو فرحت اور دل کو سرور بخشیں گے۔ انشاء اللہ! ریحہؓ بن کعب اسلمی (خادم رسول اللہ علیہ وسلم) کو ایک رات حضورؐ فرمایا مجھ سے کچھ مانگ لے (ممكن ہے حضورؐ کا اشارہ اس غلام کو آزاد کرنے کا ہو۔ مگر وہ دل و جان سے حضورؐ کا غلام ہو چکا تھا اسے آزادی کے بجائے یہ سوجھا۔ فقلت: یا رسول اللہ! أسألك مرافقتك في الجنة، حضور! میرا سوال صرف یہ ہے کہ جنت میں آپؐ کی رفاقت نہ چھوٹ جائے۔ آپؐ نے فرمایا: (اگر جنت میں میری رفاقت چاہتے ہو تو)۔  
 ”فناعني على نفسك بكثرت السجود“

سجودوں کی کثرت (یعنی زیادہ سے زیادہ ذوق و شوق سے بندگی رب) سے یہ مقام حاصل کرنا۔ (صحیح مسلم)

ہم کچھ کئے بغیر ہی ”رب دیاں فضلاں تے عشق رسولؐ نال زبردستی جنت و جہنم جا پہنچاں گے“ کیا تصور ہے مسلمانوں کا جو نری عیسائیت ہے۔ یہاں عیسائی کہتے ہیں کہ صرف JESUS کی LOVE سے ہماری نجات ہو جائے گی چاہے زنا کریں، شراب پییں، خنزیر کھائیں۔ ہر پاپ کا کفارہ عیسیٰؑ ہیں محمدؐ کی جس دل میں الفت نہ ہوگی سمجھ لو کہ قیمت میں جنت نہ ہوگی کرے جو اطاعت محمدؐ کی دل سے اسے پیرو مرشد کی حاجت نہ ہوگی حضرت حسانؓ نے تو حضورؐ کی مدح میں اتہا کر دی ہے۔

خلقت مسيراً من كل عيب  
 كأنك قد خلقت كما تشاء

آپؐ ہر عیب سے مبرا پاک صاف پیدا کئے گئے ہیں۔ گویا خالق نے پوچھ پوچھ کر آپؐ کے اعضاء نہایت حسین و جمیل بنائے ہیں۔

واجمل منك لم ترقط عين  
واحسن منك لم تلد النساء

آپؐ جیسا خوبصورت کسی آنکھ نے دیکھا ہی نہیں  
آپؐ جیسا حسین کسی ماں نے جنم ہی نہیں  
ابوہریرہؓ فرماتے ہیں :-

ما رأيت أحسن من رسول الله (صلى الله عليه وسلم) كأن الشمس  
تجری فی وجهه واذا ضحك يتلأ لَانورہ فی الجدر۔

میں نے حضورؐ سے بڑھ کر کسی کو خوبصورت نہیں دیکھا۔  
آپؐ کے چہرے کا حسن یوں معلوم ہوتا تھا جیسے اس میں آفتاب چل رہا ہو۔  
جب بسم فرماتے تو دیواریں منور ہو جاتیں۔

ترى صورت نرى سیرت ترا نقشہ ترا جلوہ  
بسم گفتگو بندہ نوازی حسدہ پیشانی

حضرت خدیجہؓ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نے فرمایا

انك لتصل الرحم  
آپؐ قرابتداروں سے حسن سلوک کرتے ہیں۔  
وتحمل الكل  
درماندہ راہرو کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔

وتكسب المعدوم  
ناداروں کو سرمایہ عطا کرتے ہیں۔  
وتقرى الضيف  
مہمانوں کی میزبانی کرتے ہیں۔  
وتعين على نوائب الحق  
مصیبت زدوں کی اعانت کرتے ہیں۔ (البخاری)

قاضی عیاضؒ نے الشف میں  
حضرت سہیل بن عبداللہ کا قول نقل کیا ہے۔

علامة حب الله حب القرآن - وعلامة حب القرآن حب النبي.  
وعلامة حب النبي حب السنة - وعلامة حب السنة حب الآخرة -  
وعلامة حب الآخرة بغض الدنيا - وعلامة بغض الدنيا أن لا يبذخ  
منها إلا زاداً وبلغت إلى الآخرة : محبت الہی کی نشانی قرآن سے محبت۔

حب قرآن کی علامت حب نبی  
حب نبی کی علامت حب سنت  
حب سنت نتیجہ ہے حب آخرت کا۔  
حب آخرت کی نشانی دنیا سے بغض۔  
بغض دنیا کی علامت، کہ دنیا کا ذخیرہ کرنے کے بجائے، تو شر آخرت  
لے کر آخرت تک پہنچ جائے۔ یعنی زاوراہ لینا ہے دنیا سے۔  
جیسے چلتے چلتے پٹرول پمپ سے گاڑی پٹرول لیتی ہے۔ نہ کہ سارا پٹرول پمپ



کار پر لا دا جاتا ہے۔

کہاوت ہے، چند اندھوں کے سامنے ہاتھی کھڑا کر کے پوچھا گیا: بتاؤ ہاتھی کیسا ہوتا ہے؟

ایک اندھے کا ہاتھ، ہاتھی کی ٹانگ کو لگا اس نے ہاتھی کی تعریف کی کہ ہاتھی ایک موٹے عمودی ستون کی طرح ہوتا ہے۔

دوسرے کا ہاتھ اس کے کانوں کو جا لگا اس نے بتایا کہ ہاتھی درخت کے لمبے چوڑے پتوں کی طرح ہوتا ہے۔

تیسرے اندھے کا ہاتھ اس کی (خرطوم) لمبی سونڈ پر لگا اس نے کہا: ہاتھی نرم لمبے پائپ کی طرح ہوتا ہے۔

چوتھے کا ہاتھ اس کی کمر پر لگا، اس نے بتایا کہ ہاتھی فٹ بال گروونڈ کی طرح ہوتا ہے۔

برائے زمانے کے دانشوروں سے محبت اسی ایک ایک وصف کی بنیاد پر تھی، کوئی حاتم طائی کی سخاوت پر گرویدہ ہوئے، کوئی عدل نوشیرواں کے ملاح ہوئے، کوئی سقراط و بقراط اور افلاطون کی دانیوں کے اسیر ہوئے۔

## آج کی تہذیب نو کے دانشور

کچھ کارل مارکس کی روٹی کے ٹکڑے پر عاشق ہوئے۔

کچھ ہیگل کی گندی ذہنیت (کہ مال اپنے بیٹے کا منہ صنف مخالف جنس (SEX) کی بنیاد پر جوڑتی ہے) کے فلسفہ پر ایمان لے آئے کوئی فرعون کے نظریہ ضبط و ولادت پر عرش عرش کراٹھے، کوئی مغربی جمہوریت پر مر مٹے۔

کتاب جمہوریت کا پہلا حقیقت افروز یہ سبق ہے۔  
 جو چار سچے کہیں وہ باطل جو پانچ جھوٹے کہیں وہ سچی ہے  
 کاش! ان اندھے دانشوروں کو آنکھیں نصیب ہوتیں، تو رہبر کامل حضرت  
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جامع کمالات شخصیت نظر آجاتی۔ جن کی زندگی  
 میں پاکیزگی ہی پاکیزگی، انکار و کردار کا حسین امتزاج۔ جن کی حیات مبارکہ  
 سراسر خلق خدا کیلئے رحمت ہی رحمت پوری تریٹھ سالہ زندگی ایسی بے داغ چمکتی  
 چادر کہ کوئی معمولی دھبہ نہ دکھایا جاسکے۔ اس راہبر کامل کے ہوتے ہوئے  
 ادھر ادھر بھٹکتے پھرنا بدترین قسم کی بے نصیبی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جب شامیوں  
 کو متعہ الحج کا فتویٰ دیا تو لوگوں نے کہا: حضرت! آپ کے والد محترم عمرؓ تو اس سے  
 منع کیا کرتے تھے۔ تو حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا۔  
 أمّ ابی یونس أمّ امر النبی (قرمذی)  
 میرے والد کی اطاعت واجب ہے یا اللہ کے نبیؐ کی؟۔

اسی طرح آج بھی کوئی قول و فعل سنت رسولؐ کے مطابق پیش کیا جائے تو  
 پہلا سوال یہ ہوتا ہے یہ کس مسک کی بات ہے؟ یا بڑی عمر کے لوگ یہ کہہ کر  
 رد کریں گے۔ ”ہماری عمریں بیت گئیں آج تک ہم نے تو ایسا سنا ہی نہیں۔“  
 کیا حق، آپ کے سننے تک محدود ہو گیا ہے؟ باقی سب کچھ باطل ہے؛ کوئی  
 یہ کہہ کے ٹال جائے گا کہ ”ساڈے مولوی نے ایچ نہیں دسیا۔“ لیکن حضرت  
 ابن عمرؓ کا فرمان ایک حقیقت ہے۔ اصل مطاع حقیقی اللہ تعالیٰ ہے اور اس

کے ضمن میں اللہ کے رسولؐ مطاع ہیں۔ باقی کوئی نہیں ان دونوں کے بعد  
اولی الامر جو کہ خود پابند ہوں، اللہ اور رسول کے۔ اور پس۔

لہذا حب رسولؐ کا تقاضا ہے کہ آپ کی پوری پوری فرمانبرداری کی جائے  
اور ساری زندگی اسی عہد

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی وفائی گذر جائے۔

محمدؐ کی غلامی دین حق کی شرط اول ہے  
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

## ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم

اے مومنو! اگر تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھرتا ہے (تو پھر جائے)  
اللہ اور بہت سے لوگ پیدا کر دے گا جو اللہ کو محبوب ہوں گے اور اللہ ان  
کو محبوب ہوگا۔

”اذلۃ علی الصومنین اعزۃ علی الکافرین“ (۶: ۵۴)

”جو مومنو پر نرم اور کفار پر سخت ہوں گے“

## اذلۃ

”مومنوں پر نرم“ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص اہل ایمان کے مقابلے  
میں اپنی طاقت کبھی استعمال نہ کرے۔ اس کی ذہانت، اسکی ہوشیاری اس  
کی قابلیت اس کا اثر و رسوخ، اس کا مال، اس کی جسمانی قوت، کوئی چیز بھی مسلمانوں  
کو دبانے اور تسانے اور نقصان پہنچانے کے لیے نہ ہو مسلمان اپنے درمیان اس

کو ہمیشہ نرم خو، رحم دل، ہمدرد اور حلیم انسان پائیں۔

## اعزۃ

”اعزۃ کفار پر سخت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ایک مومن آدمی اپنے ایمان کی پختگی، دینداری کے خلوص، اصول کی مضبوطی، سیرت کی طاقت و ایمان کی فراست کی وجہ سے مخالفین اسلام کے مقابلے میں پتھر کی چٹان کی مانند ہو کہ کسی طرح سے اپنے مقام سے ہٹایا نہ جاسکے۔ وہ اسے کبھی موم کی ناک اور نرم چارہ نہ پائیں۔ انہیں جب بھی اس سے سابقہ پیش آئے، ان پر یہ ثابت ہو جائے کہ یہ اللہ کا بندہ مر سکتا ہے مگر کسی قیمت پر ربک نہیں سکتا اور کسی دباؤ سے دب نہیں سکتا۔ (تفسیر القرآن جلد اول)

ہو حلقہ یاراں تو بریشیم کی طرح نرم

رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن (اقبال)

قال رسول الله (صلى الله عليه وسلم) إن المسلم إذالقى  
أخاه المسلم فأخذ بيده تحاتت عنهما ذنوبهما كما تحاتت  
الورق عن الشجرة اليابسة في يوم ريح عاصف وإلا عفولهما  
ذنوبهما ولو كانت مثل زبد البحار (ابن كثير)

حضور نے فرمایا:

جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے ملتا ہے۔ اس کا ہاتھ محبت سے پکڑتا ہے تو دونوں کے گناہ یوں جھڑتے ہیں جیسے خشک درخت کے پتے تیز ہوا میں جھڑتے ہیں۔ چاہے دونوں کے گناہ سمندروں کی جھاگ کے برابر ہوں سب معاف ہو جاتے ہیں۔ (صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں، کبیرہ گناہ سچی توبہ

کرنے سے معاف ہوتے ہیں)۔

قال النبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

إن أحب الاعمال إلى الله تعالى الحب في الله والبغض في الله

حضور نے فرمایا: اللہ کو محبوب ترین اعمال میں سے یہ ہے کہ باہم محبت صرف رضائے الہی کی خاطر (بے غرضانہ) ہو۔ باہم رنجش بھی رضائے الہی (نہ کہ اپنے نفس کی تسکین) کی خاطر ہو۔

رئیس المحدثین امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی معرکہ آلا کتاب "المصباح الصحیح" میں ایک دلچسپ روایت ایک زائد مرتبہ نقل کی ہے حضور نے فرمایا: نبی اسرائیل میں سے ایک دوست نے دوسرے سے ایک ہزار دینار قرض مانگے۔

اس نے کہا: ٹھیک ہے گواہ لے آؤ، دیتا ہوں۔

اس نے کہا: کفی باللہ شہیدا، اللہ کی گواہی کافی ہے۔

اس نے کہا: کوئی ضامن لاؤ۔

سائل نے کہا: کفی باللہ وکیلا، اللہ کی ضمانت کافی ہے۔

رقم دینے والے دوست نے کہا:

آپ نے سچ بات کی ہے۔ یہ رقم دونوں نے واپسی وصول کرنے کی تاریخ

مقرر کر لی۔ وہ سمندر پار کیڑا چلا گیا۔ مدت پوری ہونے پر مقروض شخص رقم

واپس کرنے کی غرض سے ساحل پر پہنچا۔ تو کوئی سفینہ نہ ملا۔ ایک لکڑی کا

گٹھا لیکر اس میں سوراخ کر دیا۔ رقم اس میں رکھ کر بند کیا۔ ساتھ ایک خط لکھ دیا۔

سمندر میں بہتے ہوئے بہا دیا۔

”یا اللہ! تو جانتا ہے، یہ رقم تجھے گواہ اور ضامن ٹھہرا کے لی تھی مگر آج سواری نہ ملنے کی وجہ سے میں یہ تیرے سپرد کرتا ہوں۔ واپس مایوس آ گیا۔ دوسرے ساحل پر رقم وصول کرنے کے لیے دوسرا دوست پہنچا کہ ابھی میرا مال لائے گا۔ انتظار کے بعد واپس جانے لگا تو لکڑی کا گٹھا تیرنا ہوا دیکھا۔ سوچا چلو یہ لکڑی گھر لے جاؤں جلانے کے کام آئے گی۔ گھر جا کے لکڑی کو پھاڑا تو ہزار دینار اور خط نکل آیا۔ جس میں تحریر تھا کہ میں وقت مقرر پر ساحل سمندر پر آیا تھا آپکا مال واپس کرنے۔ سواری نہ ملنے کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکا۔ (یعنی معذرت تحریر تھی)

پھر اگلے روز ایک ہزار دینار مزید لیکر اپنے دوست کے گھر جا پہنچا کہ یہ رقم کل یہ مجبوری ہوتی تھی اس نے پوچھا: کیا پہلے کچھ مجھے آپ نے بھیجا ہے؟ اس نے ساری بات بتادی۔ تو صاحب مال نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپکی امانت باسلامت پہنچادی تھی۔ یہ دوسری رقم آپکے جایتیں اللہ آپکا حامی و ناصر ہو۔ اس حدیث میں الحب فی اللہ کا نظارہ جھلک رہا ہے۔ جب وہ مسلمان اللہ کی رضا کے لئے آپس میں جڑتے ہیں تو اللہ ان کے کام آتا ہے۔ چاہے ظاہری اسباب ساتھ چھوڑ جائیں۔

ہماری شریعت میں پھر بھی لین دین کے وقت تحریر کرنے کا حکم ہے۔ یہ چونکہ محتاط طریقہ ہے۔ ہمارے لوگوں کے اتنے طرف کہاں؟ آنا تو کل علی اللہ کہاں؟ ورنہ اسلام کا انسان مطلوب یہی ہے کہ لوگ ان اعلیٰ اوصاف کے حامل بن جائیں اور رذائل سے پاک صاف ہو جائیں۔ پھر یہ انسان ہوں اور اللہ کے کرشمے ہوں۔

حضرت عمرؓ اپنے دور خلافت میں مدینہ سے دور ایک جگہ پر ذرا کھڑے ہو کر گذرا کرتے تھے۔ اور رک کر کہتے: قبل از اسلام، اونٹ چرانے ہوتے ایک بار میرے باپ نے یہاں تھپڑ مارا تھا۔ آج اتنی بڑی سلطنت پر میری حکومت ہے، یاد رہے ۲۵ لاکھ مربع میل پر حضرت عمرؓ خلیفہ تھے۔ جو کہ دور جاہلیت میں اذیتوں کے چرواہے تھے۔ اسلام دشمنی میں کفار میں سب سے زیادہ دلیر تھے جو حضورؐ کی گردن لینے گھر سے نکل کھڑے ہوتے تھے۔ چند آیات قرآن نے لوگوں کو دقتدیر عمرؓ۔

درفشانی نے تری قطروں کو دریا کر دیا دل کو روشن کر دیا، آنکھوں کو بنا کر دیا  
خود نہ تھے جو راہ پر اور لوگ رہیں گئے کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

حضرت سیدہ عائشہؓ کو حضرت حسانؓ سے واقعہ انک میں بہت دلی صدمہ پہنچا تھا۔ حسانؓ آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ ایک بار عائشہؓ سے اسی حال میں ملنے آئے۔ آپ نے بہت حسن سلوک کا مظاہرہ کیا۔ عزت سے بٹھایا بلکہ دیا۔ بعض جذباتی عزیز واقارب نے کہا: کیا یہ صحابیؓ ہیں؛ عائشہؓ نے فرمایا: یہ شعر انہی کا تو ہے اور میں سمجھتی ہوں صرف یہ شعر ہی ان کے گناہوں کا کفارہ بن گیا ہے

فان ابی ووالدتی و عرضی

لعرض محمد منکم وقاً

میرا باپ میری ماں میری عزت و آبرو سب کچھ محمدؐ کی آن پر قربان ہیں۔  
کیا عظمت ہے شمعؓ حرم نبویؐ کی، ایک مومن سے عزت کو بڑھ لگا۔ آیات قرآن نے  
کا نزول ہوا۔ الزام دھرنے والے کے لئے اپنا سینہ صاف کر لیا۔ کیونکہ اس  
سے بچک ہو گئی تھی۔

اوسے نوں گلاب آکھن جیسے کنڈیاں تے بھج جاندی لے  
گلاب کاشگفتہ و دلکش پھول جس شاخ پر مسکارا ہوتا ہے۔ وہ شاخ کانٹوں  
سے بھری ہوتی ہے پھر بھی دلاویز تبسم ریز ہوتا ہے۔ یہی نشان مومن کی ہوتی ہے  
اسے اگر دوسروں سے زخم پہنچیں تو یہ کسی کو ذرا بھی دکھ نہیں دیتا۔ اپنے اسلامی  
بھائیوں کے لیے مرجان مرچ رہتا ہے۔

قال رسول الله (صلى الله عليه وسلم)

«التودد إلى الناس نصف العقل»

لوگوں سے محبت کرنا یہ آدھی عقل مندی ہے۔

یعنی دیگر تمام امور حیات کی دانائی ایک طرف اور صرف انسانوں سے محبت  
کا عمل ایک طرف۔ دوسرے پہلو سے اس ارشاد نبویؐ پر غور فرمائیں۔ یعنی جو  
لوگوں سے محبت نہیں کرتا وہ آدھا بے وقوف ہے۔ باقی جماعتیں ایک طرف  
صرف بے مہر ہونے کی حماقت ایک طرف۔

قال رسول الله (صلى الله عليه وسلم) تصافحوا يذهب الغل

ومتهادوا وتحالوا وتذهب الشحناء (موطا)

حضور نے فرمایا:

«آپس میں مصافحہ کیا کرو اس سے سینے کا کینہ دھلتا ہے۔ باہم الفت سے  
ہدیے تحفے دیا کرو اول کی کدورت صاف ہوتی ہے۔ ہدایا کا تبادلہ اگر محبت  
سے ہوگا تو قلبی قربت بڑھے گی۔ اگر ان ہدایا کی بنیاد میں خلوص و محبت کی بجائے  
ریا کاری ہوگی تو مزید نفرتیں بڑھیں گی۔ جیسا کہ ہمائے ماحول میں، شادی  
بیاہ وغیرہ کی جاہلانہ رسوم میں ہوتا ہے۔»



”میں نے تو آپ کے بیٹے کی شادی پر ہزار روپے کا جوڑا دیا تھا، اب میری باری آئی تو یہ کیا گھٹیا جوڑے کا ہمارا اوپر احسان کر رہی ہو؟ ایسوں رکھ جھکے وچ وغیرہ وغیرہ۔“

اب بتائیے یہ انداز الفت ہیں؟ یوں محبت بڑھے گی یا نفرت پھیلے گی؟ اگر مقصود رضائے الہی ہو تو یقیناً محبت بڑھے گی۔

قال رسول الله (صلى الله عليه وسلم)

تمام ”التحية الاخذ باليد“

مصافحہ کرنے سے سلام مکمل ہوتا ہے قال:

”ما من مسلمين يلتقيان فيتصافحان إلا غفر لهما قبل أن

يتصافحا“ جب دو مسلمان باہم مل کر مصافحہ کرتے ہیں تو دونوں کے جہاد ہونے

سے پہلے دونوں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (ترمذی)

اس مادہ پرست دنیا نے انسان کو کیسا سنگدل بنا دیا ہے!

حالانکہ خندہ پیشانی سے ملنے پر، مصافحہ کرنے پر سلام کہنے پر کتنے روپے

صرف ہوتے ہیں؟ کچھ بھی خرچ نہیں ہوتا، مفت کا ثواب کمانا بھی بھاری ہو گیا

ہے۔ جہاں مفت کے نیک عمل سے محرومی قبول کر لیں وہاں بڑی بڑی قربانیوں

کی کیا توقع ہو سکتی ہے؟ شیطان نے کس ڈھنگ سے نیکیوں سے دور کر دیا؟

قال رسول الله (صلى الله عليه وسلم)

”مثل القلب كوريشة بأرض حذارة يقلبها الريح ظلم البطن“

حضور نے فرمایا: ”دل کی مثال پرندے کے اس پر کی طرح ہے جو کھلے

میدان میں ہو، ہوائیں اسے اڑائے پھرتی ہوں۔ کبھی اس کا اوپر والا حصہ نیچے

ہوتا ہے اور کبھی نیچے والا اوپر۔

غور کیا جائے تو دل واقعی اتنا ہلکا ہوتا ہے۔ کتنے ہی خیالات و وسوسوں کا گذر اتنی تیزی سے ہوتا ہے، کہ بیٹھے بیٹھے آدمی کبھی ہزاروں میل دور پہنچ جاتا ہے، یکایک آسمانوں کی سیر ہو رہی ہوتی ہے، آن واحد میں کبھی دفتر، کبھی مسجد، کبھی کھیل کے میدانوں، کبھی واسیات محفلوں میں جگہ جگہ پہنچا ہوتا ہے۔ تیز آنڈھیاں اس پر چلتی رہتی ہیں۔

ذرا سا اک دل دیا ہے وہ بھی فریب خوردہ ہے آرزو کا  
اس لئے حضور دعا کیا کرتے تھے۔

یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک

اے دلوں کو الٹ پلٹ کرنے والے اللہ میرے دل کو دین پر جمائے رکھنا۔  
قرآن مجید میں یہ دعا اہل ایمان کرتے ہیں۔

”وین لا تنزع قلوبنا بعد اذ ہدیتنا“ (۳۱: ۸)

اے ہمارے رب! ہدایت نصیب ہو جانے کے بعد ہمارے دلوں میں کبھی نہ آجائے۔  
ہمارے ایک بزرگ دوست اخذ ان کی قبر کو روشن اور پرسکون رکھنے کا فی  
مدت پہلے قوم کی خستہ حالی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا: ”ایک بار ایک وکاندار سے  
میں نے کہا، کیا وجہ ہے آپ چیز کی قیمت بتاتے وقت جھوٹ بولتے ہیں، کئی گنا  
ریٹ بڑھا کر بتاتے ہو“

اس نے کہا: قاضی صاحب! کیا کریں؟ سچ بولنے سے گاہک اعتبار نہیں کرتا،  
وہ کمٹا رہتا ہے اور رعایت کرو اور رعایت کرو، تو ہم پہلے سے اتنا زیادہ بتاتے  
ہیں کہ کم کرتے کرتے، ہمارے ہدف پر سودا ہو جاتا ہے۔ یہ مجبوری ہے۔

قاضی مرحوم نے فرمایا: اچھا یہ چال آپ کی بحث و تکرار کرنے والے گاہک سے ہے۔ لیکن جب ہمارے جیسا بھولا بھالا آدمی آپ سے ریٹ پوچھتا ہے۔ پھر بغیر کسی بحث و تکرار کے، شرافت سے آپ کو وہ دام دے دیتا ہے۔ کیا آپ نے کبھی ایسے سادہ لوح کو فالو تو بتائی ہوئی رقم واپس کی ہے؛ کہ جناب یہ میں آپ کو زائد بتا بیٹھا تھا۔ اس بات پر دکاندار کھسیانی ہنسی ہنسنے لگا۔ کہ ایسا تو کبھی نہیں کیا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے اپنی تالیف "فتح الباری" شرح صحیح بخاری میں ایک واقعہ نقل کیا ہے۔

جناب جریرؓ کے غلام نے تین صد درہم کا گھوڑا خریدا۔ جریرؓ نے گھوڑے کو دیکھ کر کہا اے بیٹھے والے یہ گھوڑا تین سو سے زیادہ قیمتی ہے۔

اس دیہاتی بے چارے نے کہا: چلو آپ چار صدے دیں۔ انہوں نے کہا: یہ اب بھی مہنگا ہے۔ اس نے اور قیمت بڑھائی۔ کرتے کرتے آٹھ صد درہم لے غنایت لئے کہ تیرا گھوڑا تین صد کے بجائے آٹھ صد کا ہے۔ کیا دیانت ہے صحابی رسولؐ ہیں۔

"الذین النصیحة" حدیث کے تحت یہ واقعہ نقل ہوا ہے۔ اور دین نام ہے خیر خواہی و ہمدردی کا۔ اس کے نمونے حضورؐ کی زندگی اور صحابہ کرامؓ کی سوانح میں ملتے ہیں۔

اسی لئے تو آپؐ نے منبر مایا:

"التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشہداء (ترمذی)  
سچا امانت دار جو روز محشر نبیوں صدیقوں شہیدوں کے سنگ ہوگا۔

## مومن سراپا محبت ہوتا ہے

قال رسول الله (صلى الله عليه وسلم) المؤمن مألوف ولا خيس  
فيمن لا يألف ولا يؤلف (احمد)

رسول اللہ نے فرمایا: مومن سراپا محبت و الفت ہے۔  
اس شخص میں کوئی خیر نہیں جو کسی سے الفت رکھتا ہو، نہ کوئی دوسرا اس  
سے انس رکھے۔

جب آدمی دوسروں کو محبت کے پھول دینے سے بخیل ہو جائے۔ پھر دوسروں کو کیا  
پڑی ہے کہ اس سے محبت کریں۔ یہ دنیا مکافات عمل رکھتی ہے۔ کتے ہیں کتوئیں  
میں جیسی آواز دو گے، جو اباً ویسی ہی آواز سن لو گے۔ تمنا ہر فرد بشر کی یہ ہے  
کہ لوگ مجھ سے پیار کریں۔ نسخہ نہایت سادہ اور آسان ہے کہ آپ ہر کسی سے پیار  
کریں، لوگ آپ سے پیار کرنا شروع کر دیں گے۔  
قرآن نے تو یہاں تک کہا ہے۔

ادفع بالتي هي احسن فاذا الذي بينك وبينه عداوة كانه ولي حميم (۲۴:۲۴)  
تم ہدی کو اس نیکی سے دفع کرو جو بہترین ہو، تم دیکھو گے کہ تمہارے ساتھ  
جس کی عداوت پڑی ہوئی تھی وہ جگر ہی دوست بن گیا ہے! جناب عمرؓ قبل از  
اسلام حضورؐ کی جان کے دشمن اور خون کے پیاسے تھے۔ حضورؐ کے حسن سلوک  
اور پر خلوص دعائوں سے حضورؐ کے قدموں میں آئے جسے حتیٰ کہ اپنی بیٹی حفصہؓ آپ  
کے نکاح میں دے دی۔ کہاں ننگی تلوار لے کر گردن رسولؐ کے درپے کہاں  
غلامی رسولؐ پر نازاں؟  
حضورؐ نے پیامہ کی جانب اپنے فوجی دستے روانہ کئے۔ بالآخر پیامہ علاقے

کا بادشاہ گرفتار ہوتا ہے۔ صحابہؓ نے مسجد نبوی کے اندر ایک ستون سے ہاتھ دیا۔ حضور تشریف لائے پوچھا۔

ما عندک یا شامہ! تمام کیا خیال ہے؟ کہا: قتل کرو گے تو میری تو تم آپ سے میرے خون کا بدلہ لے گی، احسان کرو گے تو شکر گزار ہوں گا۔ دولت چاہتے ہو تو بولو؟

حضورؐ یہ جواب سن کر چلے گئے۔

اگلے روز پھر پوچھا۔ اس نے وہی جواب دہرایا۔ آپ سن کر چل دیے۔ تیسرے روز سوال کا وہی جواب تھا۔

حضورؐ نے حکم دیا:

«اطلقوا شامہ»: شامہ کو رہا کر دو۔

شامہ مسجد سے جیسے جیسے باہر جا رہا ہے قدم رکھتے جلتے ہیں۔ دل پیچھے مسجد کی طرف کھینچ رہا ہے۔ سوچ رہا ہے: کبھی کسی دشمن نے ایسے مغلوب دشمن کو زندہ چھوڑا نہیں ہے۔ میں تو دھمکی بھی دیتا رہا ہوں!

مسجد کے قریب ہی پانی سے غسل کر کے مسجد میں واپس آ کر بلند آواز سے حضورؐ کے سامنے کلمہ شہادت پڑھتا ہے۔

پھر کہتا ہے: حضورؐ! قبل ازیں آپ کا چہرہ دنیا بھر کے چہروں سے زیادہ ناپسندیدہ تھا۔ مگر اب روئے زمین کے چہروں میں سب سے پیارا، آپ کا چہرہ مبارک لگ رہا ہے۔ اس سے پہلے آپ کا دین، آپ کا شہر بہت برا لگتا تھا۔ اب ہر چیز محبوب ہو گئی ہے!

پر چھتا ہے میرا عمرہ کرنے کا ارادہ ہے۔ آپ نے بشارت کے ساتھ حکم دیا کہ جاؤ عمرہ کرو۔

مکہ پہنچا تو کسی نے طنز کی: "تمارے بے دین ہو گیا ہے؟" اس نے کہا: نہیں بلکہ محمدؐ کے ہاتھ پر مسلمان ہو گیا ہوں!"

تمارہ نے کفار کے بڑے رویے سے تنگ آ کر دھمکی دے دی کھینک! آئندہ میاں کی جانب سے گندم کا ایک دانہ بھی آپ تک نہ پہنچے دوں گا۔ جب تک کہ میرے رسولؐ مجھے حکم نہ دیں۔

فقط کا زمانہ تھا۔ غدا دھر سے آنا بند ہو تو اہل مکہ کو دن میں تارے نظر آنے لگے۔ اس قدر بھوک نے ستایا کہ حضورؐ سے التجا کرنا پڑی۔ کہ آپ کے رشتہ دار آپ کا خون ہیں۔ یہ بھوک سے تڑپ رہے ہیں۔ تمارہ کو کہیں وہ غدا نہ روکے رحمت للعالمینؐ کو، ظالموں پر ترس آتا ہے اور تمارہ کو غلے کا کیکہ بھیجا۔

محتدم قارئین!

کیا کمالات میں حسن اخلاق کے! سجالے جیسا ہوتا، تو کافر کو مسجد میں بندھا دیکھ کر، پہلا حکم یہ دینا کہ نکالو اسے مسجد سے۔ وہ صغیف جلا دو۔ جہاں اس ناپاک کے قدم لگے ہیں۔ فرش کو دھو ڈالو پلید ہو گیا ہے۔ لیکن سرکارِ دو عالم کے اخلاق عالیہ سب سے نرالے اور من موہنے والے ہیں۔ جو دشمن کو بھی اپنے دام الفت میں اسیر کر لیتے ہیں۔

زندگی کچھ اور شے ہے، علم ہے کچھ اور شے

زندگی سوز جگر ہے، علم ہے سوز دماغ (اقبال)

صلیبی جنگوں میں فتح پاتے پاتے صلاح الدین ایوبیؒ نے جب بیت المقدس

کو فتح کیا۔ تو اعلان کروا دیا: www.KitaboSunnat.com

شہر کے باشندے اپنا اپنا فدیہ دیکر سلامتی سے جدھر چاہیں جا سکتے ہیں۔ انہیں جان کا کوئی خطرہ نہیں ہونا چاہیے۔

صاحب حیثیت لوگ فدیے دے گئے۔ دشمن فوجی قید میں تھے۔ ان کی عورتوں نے آکر فریاد کی کہ ہمارے پاس فدیہ دینے کو کچھ نہیں، کیونکہ ہمارے شوہر گرفتار ہیں۔

ایوبیؓ کا دل خواتین کی بے کسی دیکھ کر بگھل گیا۔ کہا: نہ صرف ان عورتوں کا فدیہ معاف ہے بلکہ ان کے شوہروں کو بھی ہار دینا اقبال اسی مروت کو کہتے ہیں۔

مسلمان کے لہو میں ہے سلیقہ و نوازی کا  
مروت حسن عالمگیر ہے مردانِ غازی کا

۹۰ برس اس سے پہلے جب عیسائیوں نے بیت المقدس پر قبضہ کیا تھا۔ نہ کسی بچے کو معاف کیا نہ کسی عورت کو چھوڑا، نہ بوڑھے کو، سب کو تہ تیغ کیا۔ حتیٰ کہ صحنی مسجد میں گھوڑوں کے گھٹنوں تک خون بھر گیا تھا۔ یہ فرق ہے اسلام اور عیسائیت میں۔ دہائی یہ دی جاتی ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے، مذہب افیون ہے، مسلمان جنونی ہوتے ہیں۔ جبکہ تاریخ اسلام میں اسلامی فوجوں نے کبھی بے گناہوں کا یوں قتل عام نہیں کیا۔

پاکستان کو ایٹم بم اس لئے نہیں بنانا چاہئے کہ مسلمان جذباتی ہوتے ہیں۔ جب کہ اپنی دیوانگی و درندگی نظر ہی نہیں آتی۔ ایولا کے بی ۲۹ طیارے نے صرف ۱۶ منٹ میں ایٹمی بمباری کر کے ۱۲ لاکھ افراد کو جاپان میں موت کی نیند سلا دیا تھا۔ میاں مٹھو کو اپنی بائیں یاد ہی نہیں۔ اگر پاکستان کتنا ہے کہ ہمیں ایٹمی توانائی کی ضرورت ہے۔ بجلی ناکافی ہو گئی۔ ایٹم انڈیا کپنی کے

روپ میں تاجرانہ بھیس بدل کر کراچی ڈیسے ڈال دیئے ہیں۔ حکومت پاکستان نے بجلی گھر بنوانے کے سوئے کر لئے۔ جب کہ ان داناتا جروں کی چال یہ ہے کہ بجلی مہیا کر دوں گا کہ ایٹمی پلانٹ کا جواز ہی ختم ہو جائے۔

سادگی مسلم کی دیکھ، اوروں کی عیاری بھی دیکھ  
 بڑی طاقتیں بہت دفاشار، وعدوں کی پاسدار ہوتی ہیں۔ انہیں ناراض نہیں کرنا چاہیئے۔ ورنہ ہمیں دہشت گرد قرار دے دیں گی۔ ایف ۱۶ کے وعدے سے مکرنا، رقم وصول کر کے ڈکار مارا جانا۔ ۱۹۷۱ء میں امریکی بحری بیڑے کا راستے میں حرکت کرتے رہنا اور ساحل مرادنگ نہ پہنچنا۔

LOOK BUSY, DO NOTHING

بم خوشی سے مرنے جاتے اگر اعتبار ہوتا  
 پھر بھی ہمارا دل اسی مشوق کے عشق سے سرشار ہے  
 اختیار لکیریں کھینچ گئے ہم لوگ فقیری کرتے ہیں  
 مشوق جو ہم سے روٹھ گیا تصویر پر اس کی مرتے ہیں (نعیم صدیقی)  
 خیر بات ہو رہی تھی مسلمانوں کے باہمی تعلقات پر جو دشمنوں سے بھی مرتد کرتے ہیں۔ فی الحال تو ہمیں اپنے گھر کی فکر ہونی چاہیئے۔ دشمن کا مسئلہ بعد کی بات ہے۔

قال رسول الله (صلى الله عليه وسلم): المؤمن للمؤمن  
 كالبنیان ليشد لعضنه لعضاشم مشبک بین أصابعه (متفق عليه)  
 "مومن مومن کے لئے عمارت کی طرح ہے۔ جس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کے لئے سہارا بنتا ہے۔"



پھر آپ نے شمال دیتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں۔ یعنی خوشحالی و بدحالی میں ایک دوسرے کے مدگار بنیں مسلمانوں میں مسالک و مذاہب نے کافی حد تک امت کی توت کو کمزور کیا ہے۔ اب تو ایک ایک مسلک کی کئی کئی شاخیں ہیں۔ کوئی گستاخ رسول ہے۔ کوئی بدعتی ہے۔ کوئی مشرک ہے۔ کوئی توہین صحابہ کرتا ہے یہ چاروں نامور گروہ کم از کم اللہ کی ربوبیت محمد کی رسالت قرآن کریم اور کعبے کی مرکزیت پر تو متفق ہیں۔ بلکہ ہندوستان میں ہندوؤں کے مقابلے میں کشمیر میں افغانوں میں بوقت جہاد بخلاف روس، اسی طرح بوسنیا وغیرہ میں ہم آواز دم آہنگ ہو جاتے ہیں۔ عصبیت کے تماشے فارغ البالی میں لگتے ہیں۔ "وہی رن پر وہنیاں جنگی" ان سب کو غلبہ اسلام کے لئے دنیا کی باطل قوتوں کے مقابل جہاد میں مصروف کر دیا جائے تو پھر مصیبت میں سب اکٹھے بھی ہو جاتے ہیں اور سب میں گاڑھی چھنے لگتی ہے۔ ۱۹۶۵ء میں بھارت کی جارحانہ جنگ کے وقت سب مسلمان ہو گئے تھے ان سترہ دنوں میں نہ کوئی وہابی کی آواز سنائی دی۔ نہ بریلوی، دیوبندی وغیرہ کی۔ سارے ہی اللہ اللہ کر رہے تھے۔ باہمی اختلافات بھول گئے تھے۔ معلوم ہوا جہاد اس منتشر قوم کو منظم کر سکتا ہے۔

دوسرا علاج یہ ہے کہ قرآن و حدیث میں علماء کرام اتحاد و اتفاق کے مسائل کو اجاگر کر کے قوم کی تربیت کریں۔ ایک دوسرے کو کافر بنانے والے مسائل کو رفتہ رفتہ ترک کر دیں۔ یعنی ایک دوسرے کو چڑانے کے لئے عبادت نہ کی جائے۔ صرف خدا کی رضا کے لئے کی جائے۔ مثلاً بلند آواز سے آمین کہہ کر احناف کو ڈرانا، چڑانا مقصود ہو تو عبادت الہی نہیں رہے گی۔ لاؤڈ سپیکر

پرورد شریف گانوں کی طرح کے پڑھ کر گروہ مخالف کو چڑا ہے تو عبادت تو نہ ہوتی۔ اگر تعزیر کا جلوس عبادت سمجھ کر نکالا جانا ہے تو بھینٹ میں سے خود بھی تنگ ہو کر اور دوسروں کو تنگ کر کے بازاروں میں سے گزارنے کے بجائے خالی میدانوں میں کام کر لیا جائے تو کیا حرج ہے؟

ہر مسلک وہ طریقہ اختیار کرے جس سے دوسروں کی دل آزاری مطلوب نہ ہو تو امن ہو سکتا ہے۔ جو قوت اور صلاحیتیں آپس میں لڑ جھگڑ کر ضائع کی جاتی ہیں، وہ سب مل کر کفر کے خلاف استعمال کریں۔

سچی بات یہ ہے کہ کفر مسجدوں کے بجائے، حکومتوں کے ایوانوں میں بنے اس کی خبر لی جاتے۔ حکومت اپنی قوت کے زور سے، شراب خانے کھول دیتی ہے۔ حالانکہ شراب کسی مسلک میں حلال نہیں، حکومت چنگوں کے لائنس دیتی ہے۔ جب کہ زنا ہر مسلک میں حرام ہے۔ حکومت سود کو حلال کر کے اللہ اور رسول سے اعلان جنگ کرتی ہے۔ جب کہ سود کسی مسلک میں حلال نہیں۔

اسی طرح غور کیا جائے تو اصل کفر و باطل کی قوت اقتدار بد کے پاس ہے۔ اسی کی وجہ سے ساری قوم طرح طرح کے غذاؤں میں مبتلا ہے۔ قتل ہو رہے ہیں، اڈاکے پڑ رہے ہیں۔ اغوا ہو رہے ہیں۔ یہ سب جرم۔ کس مسلک میں جائز ہیں؛ بے حیائی کی، کونسا مسلک اجازت دیتا ہے؟

قال رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) المؤمنون کرجل واحد إن اشتکی عینہ اشتکی رأسہ اشتکی کلبہ (مشکوہ)  
فرمایا حضورؐ نے:

تمام مسلمان فرد واحد کی طرح ہیں۔ آنکھ دکھتی ہے تو پورا بدن بے قرار

ہو جاتا ہے۔ اگر سر میں درد ہوتا ہے تو سارا جسم بے چینی اور تکلیف محسوس کرتا ہے۔

کیسے عمدہ قسم کے ارشادات نبویؐ ہیں! خداوند کریم ہمیں ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق نصیب کر دے۔ آج ہمارے اڑوس پڑوس میں کتنے مظلوم و مجبور مرد، عورتیں بچے بوڑھے سسک لہے ہیں، بلک رہے ہیں؟

کون ہے جو یہ احساس کرے کہ اپنی آنکھ کے درد کی طرح، کسی دوسرے مسلمان کے درد کا درمان کرے؟

کون ہے جو حضورؐ کی طرح دوسروں سے دکھ سہ کرے، ان کے سکھ کا سامان کرے؟

کون ہے جو دشمن سے پتھر کھا کر، انہیں دعائیں دے؟  
کون ہے جو سر شام پریشان حال بڑھیا کا سامان اٹھا کے، اسے منزل تک پہنچا آئے؟

کون ہے جو ابو بکرؓ کی طرح رات کی تاریکی میں ایک معذور بڑھیا کے گھر کی صفائی کرے؟

کون ہے جو عمرؓ کی طرح، راشن اپنی کمر پر اٹھا کر، اپنی بیوی کو ساتھ لیکر کسی خانہ بدوش کی مدد کو جا پہنچے؟

کون ہے جو عثمانؓ کی طرح اپنا سارا مال تجارت جہاد میں جھونک دے؟  
کون ہے جو علیؓ کی طرح دشمن کے سینے پر بلیٹھ کر، صرف اس لئے اسے چھوڑ دے کہ اس نے منہ پر تھوک دیا تھا؟

کون ہے جو دختر حاتم طائی جیسی کوننگے سر، گرفتار دیکھ کر اپنی چادر مبارک سے اس کا سر ڈھانپ دے ؟

ہے کوئی آج جو اپنے ملازم کو سواری پر بٹھا کر خود پیدل چلے ؟  
ہے کوئی جو مہمان کو کھلا کر خود بھوکا سو جائے ؟

ہے کوئی آج جو اپنے اوپر کوڑا پھینکنے والی کی عیادت کرے ؟  
ہے کوئی جو غریبوں کی مجلس میں بیٹھ بیٹھ کر ان کی دلجوئی کرے ؟

ہے کوئی ابنِ قاسم کی طرح مظلوم خواتین کی پکار پر لیک کہے ؟  
ہے کوئی جو عمدہ چیف جسٹس کے بجائے جیل قبول کرے ؟

ہے کوئی جو امامِ مدینہ بن کر کوڑے کھائے ؟

ہے کوئی ابنِ حنبل جو دین کو عظیم سہارا دے جائے ؟

ہے کوئی جو ابنِ تیمیہ کی طرح جبر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے بات کرے ؟

ہے کوئی مجدد الف ثانی جو شاہی دربار میں حق کا اعلان کرے ؟

ہے کوئی سید قطب جیسا جو وزارتِ تعلیم کے بجائے پھانسی کو ترجیح دے ؟

ہے کوئی ابراہیم جیسا جو وقت کے غرودوں سے ٹکرائے ؟

ہے کوئی فرزندِ اسماعیل جیسا، جو باپ کی پھری کے نیچے اپی گردن لکھ دے ؟

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ کتب کی کرامت تھی

سکھائے کس نے اسماعیل کو آدابِ فرزندگی

چشمِ فلک نے یہ سب نظائے دیکھے ہیں

آج بھی سب کچھ ممکن ہے خدا سے مانگیں

بے لوث محبت ہو، بے باک صداقت ہو  
سینوں میں اجالا کر، دل صورت پینا دے  
احساس عنایت آئنا ر مصیبت کا  
امروز کی شورش میں اندیشہ فردا دے  
میں بلبل نالال ہوں اس اجرے گلستان کا  
تاثیر کا سائل ہوں، محتاج کو داتا دے (اقبال)

قال رسول الله (صلى الله عليه وسلم)  
من ذب عن لحم أخيه بالمغيبه كان حقا على الله أن  
يحتقه من النار (بیہقی)

حضورؐ نے فرمایا:

جس نے اپنے مسلمان بھائی کے گوشت کی، اس کی غیر حاضری میں آفت  
کی، تو اللہ پر لازم ہے اسے جہنم کی آگ سے آزاد کرے۔

یعنی مومن کی شان صرف یہ ہی نہیں کہ خود صاف دل رہے بلکہ دوسروں  
کے دل کی صفائی کا اہتمام کرے۔ کسی کو کسی سے غلط فہمی ہے تو اسے رفع  
کروائے تاکہ سب کے دل ایک دوسرے کے لئے صاف ہوں۔ دل صاف  
ہو جائیں تو زبان خود بخود صاف ہو جاتی ہے۔ غیبت کے تیر و شتر زبان سے  
اسی وقت چلتے ہیں جب دل میللا ہو۔ (رواہ احمد)

اسی لئے حضورؐ کا یہ فرمان بھی ہے "حسن الظن من حسن العبادة"  
حسن ظن (خوش گمانی) بھی عبادت کے حسین مدارج سے ہے۔  
جتنا بھی ممکن ہے دوسرے کے بارے میں دل صاف رہے۔

خواہ خواہ دوسروں کی کرید لگاتے پھرنا، پھر اس کے چرچے کرنا مناسب  
کام نہیں۔  
قرآن بھی تعلیم دیتا ہے۔

قل عوذ برب الناس ملک الناس الہ الناس من شوالواس  
الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنة والناس (سورہ ۱۱۴)  
پلٹ پلٹ کر دوسو ڈالنے والے کے شر سے اللہ کی پناہ مانگنا۔  
حضور نے فرمایا:

إن الشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم، وإنی خنیت أن  
یقذف فی قلوبکم اشیاء۔ أوقال۔ شراً (بخاری و مسلم)  
جب حضور کو اعتکاف میں آپ کی زوجہ صفیہ رضی اللہ عنہا آئیں۔ تو دو گزرنے  
والوں کے سامنے حضور نے وضاحت فرمادی۔ کہ میری اہلیہ میں شیطان  
انسانی جسم میں ریل گردش کرتا ہے جیسے خون کی رگوں میں لہو چلتا ہے تمہارے  
دل میں کوئی غلط بات نہیں آنا چاہیے۔

خواہی کہ عیب ہائے تو روشن شود ترا  
یک دم منافقانہ نشیں در کین خویش (عرفیؒ)

# مدرسہ تجوید القرآن رحمانیہ (حسبِ طرہ)

اسلامیہ پارک - پونچھ روڈ لاہور

اے اللہ والے مسلم بھائی

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دین کی دعوت پیش کرنے کے لئے اپنا مال اور جان پیش کرنے کے متمنی ہیں؟ تاکہ دنیا کی زندگی میں نیک نامی ہو اور بعد وفات آپ کے لئے ذخیرہ اجر ہو۔ یقیناً چاہتے ہیں تو آئیے ہمارے ساتھ جہاد باقتل میں شریک ہوں۔ کتب خود چھپو لیئے اور تقسیم کیجئے۔ اصل کتابت حاضر ہے۔ ہمیں سر مایاں تو ہم لاگت پر آپ کی خدمت میں پیش کر دیں گے۔

انشاء اللہ یقیناً اللہ کے رسول ﷺ کا ساتھ جنت میں  
اصلاح اُمت اور تبلیغ دین سے نصیب ہوگا  
مدرسہ کے لئے ارسال کردہ رقوم نگران مدرسہ کے نام  
یا براہ راست الائیڈ بینک آف پاکستان سمن آباد، لاہور میں  
مدرسہ کے کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۹۰۹ میں جمع کرا دیں۔ ہم  
میں آپ کے تعاون کے منتظر: وَاللّٰهُ الْمَوْفِقُ وَالْمُسْتَعَانُ.

صدر	ڈاکٹر پروفیسر سعید اقبال
نائب صدر	حاجی محمد یوسف خاں
سیکرٹری	انجینئر محمد جاوید
سیکرٹری نشر و اشاعت	مسد عامر
نگران	ملک عبدالقیوم
انسپراج لائبریری	قاری محمد اعظم شاکر



## صفحہ یادداشت

فون نمبر گھر	نام و پتہ	نمبر شمار
۴۱۳۲۲۲۸	ڈاکٹر پروفیسر سعید اقبال صاحب - صدر مدرسہ تجوید القرآن حجازیہ	۱
۴۳۵۴۱۸۴۹	حاجی محمد یوسف خاں صاحب - نائب صدر	۲
۴۱۲۲۲۴	انجینئر محمد جاوید صاحب - سیکرٹری	۳
۴۵۴۱۸۴۹	محمد عامر صاحب سیکرٹری نشر و اشاعت	۴
۴۵۹۹۸۰۴	ملک عبدالقیوم صاحب - نگران	۵

فون نمبر گھر	نام و پتہ	نمبر شمار

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند  
88301

# علم اور دولت

دس آدمیوں کی ایک جماعت نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، علم اور دولت دونوں میں سے کس کو برتری حاصل ہے؟ براہ کرم سب کو الگ الگ جواب مرحمت فرمائیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دس جوابات یہ تھے۔

دولت فرعونوں کا ورثہ ہے اور علم انبیاء کا عطیہ۔

دولت کی حفاظت تم کرتے ہو جب کہ علم تمہاری حفاظت کرتا ہے۔

جس کے پاس دولت ہو اس کے بہت سے دشمن ہوتے ہیں اور جس

کے پاس علم ہو اس کے بہت سے دوست ہوتے ہیں۔

دولت بانٹنی جائے تو کم ہوتی ہے علم بانٹا جائے تو بڑھ جاتا ہے۔

دولت مند کجخو سی کی طرف مائل رہتا اور عالم فیاضی کی طرف۔

دولت چرائی جاسکتی ہے، علم چرایا نہیں جاسکتا۔

دولت محدود ہے اس کا حساب رکھا جاسکتا ہے، علم لامحدود ہے اس

کی کوئی انتہا نہیں۔

دولت وقت کے ساتھ گھٹتی رہتی ہے علم کبھی نہیں گھٹتا۔

دولت سے اکثر دل و دماغ پر سیاہی چھا جاتی ہے لیکن علم سے دل و

دماغ روشن ہوتے ہیں۔

دولت نے فرعون اور نمرود جیسے خدائی دعویٰ کرنے والے پیدا کئے۔

علم نے انسان کو سچے معبود سے متعارف کرایا۔



درخواست

آپ کے

عشرون زکوٰۃ، صدقات و خیرات پر مہمانی  
کا

بہترین مصرف مدرسہ تجوید القرآن

رحمانیہ رچرڈ ہے

اپنے مدرسہ تجوید القرآن کے ساتھ تعاون فرما کر اپنے لیے صدقہ جاریہ بنائیں

منجانب: مدرسہ تجوید القرآن رحمانیہ رچرڈ اسلام آباد پارک پونچھ روڈ لاہور

علاوہ ازیں دین حنیف کے اہم مسائل پر پمفلٹ شائع کئے جاتے ہیں۔  
اس اشاعت کے سلسلے میں آپ کا تعاون درکار ہے۔

ملک عبید القیوم نگران مدرسہ

مدرسہ تجوید القرآن رحمانیہ رچرڈ

اسلامیہ پارک پونچھ روڈ لاہور فون: ۰۵۹۹۸۰۲

۱۱  
دار